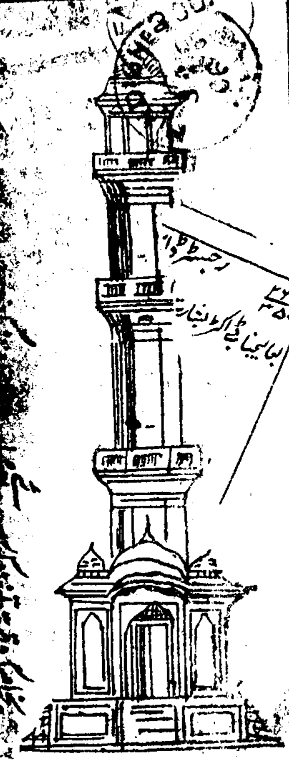
ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم

انہ اوی القریۃ

الحکم



چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۔ (۲) خواص و معاونین سے ۔ (۳) ہندوستان سے باہر ۔ (۴) [illegible] والوں سے ۔ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں [illegible]

مضامین

نمبر ۳۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ - شعبان ۱۳۲۴ھ یوم دوشنبہ | جلد ۱۰

گذشتہ ہفتہ کے تازہ الہامات مع ترجمہ

{ اگرچہ یہ الہامات چھپ چکے ہیں مگر اب مع ترجمہ پھر چھاپے جاتے ہیں }

۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء ۔ فرمایا ۔ گھر میں ایک چوکھٹ کے اندر ایک فوٹو لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ ۔

ہم نے آج کشفی نگاہ میں دیکھا ۔ کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں ۔ مگر اس پر لکھا ہے خیر

۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء (روز دوشنبہ) (۱) قَالَ رَبُّکَ اِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْکَ ۔ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ ۔

ترجمہ ۔ تیرے رب نے فرمایا ہے ۔ کہ وہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اتارے گا جو تجھے خوش کر دیگی ۔ اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہیں ہوتے ۔

(۲) قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ ۔ اُجِیْبُ دَعْوَتَکَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ہُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔

ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ نے تیری دعا سن لی ۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے ۔ جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں ۔

(۳) ۔ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ اِلْہَامِکَ وَ وَحْیِکَ وَرُؤْیَاکَ ۔

ترجمہ ۔ برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں ۔

(۴) کَتَبْتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَۃً ۔ وَ کَتَبْتُ لَکَ رَحْمَۃً فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

ترجمہ ۔ تجھ پر ایمان لانیوالوں کیلئے میں نے رحمت لکھ دی ہے ۔ اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں میں نے رحمت لکھ دی ہے ۔

(۵) نَزِیْدُکَ فِیْ رَحْمَتِکَ وَ [illegible] وَ وَفَآئِکَ اِلٰی [illegible] ۔

یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف [illegible]

ترجمہ ۔ تیری رحمت اور [illegible] ہم زیادتی کریں گے یعنی [illegible] زیادتی کی جائے گی ۔

(۶) کَالَ [illegible] یٰٓاَیُّہَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَہْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَۃٍ مُّزْجٰۃٍ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ۔

ترجمہ ۔ سب مکذب آئے اور کہنے لگے ۔ اے عزیز ہم اور ہمارے اہل و عیال تکلیف میں ہیں ۔ اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں پس ہمیں پورا ماپ تول دے ۔ اور ہم پر صدقہ کر ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے ۔

(۷) مَا اَنَا اِلَّا کَالْقُرْاٰنِ وَسَیَظْہَرُ عَلٰی یَدَیَّ مَا ظَہَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ ۔

ترجمہ ۔ میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے ۔ کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ کہ فرقان سے ظاہر ہوا ۔

(۸) اس رویا ۔ دیکھا ۔ کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں ۔ اور وہ چوغہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے [illegible] کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی [illegible]

(۹) خدا اسکو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا ۔

(نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے)

(۱۰) اس رویا ۔ دیکھا ۔ کہ ایک بھونچال آیا ۔ کچھ دہشت ناک معلوم ہوا ۔ اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آگئے مبارک میرے ساتھ تھا ۔ اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوشنما برس رہے تھے ۔

۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق پنجم شعبان ۱۳۲۴ھ یوم دوشنبہ ۔ [illegible] ۔ تیرا [illegible] ماہ حال کو ۔

یہ فقرہ مذکورہ بالا وحی الٰہی کا زبان پر جاری ہوا غالباً واللہ اعلم ماہ حال سے مراد شعبان ہے ۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ معین طور پر یہی شعبان مراد ہے یا آئندہ کا کوئی اور ماہ شعبان ہے ۔ اور نہیں [illegible] طور پر کہہ سکتا ہوں کہ کسکی موت مراد ہے واللہ اعلم بالصواب ۔

ضرورت دعا

میرے [illegible] چوہدری بشارت علی خان صاحب [illegible] کلانور ضلع رہتک کے گھر سے (یعنی میری [illegible] صاحبہ) ۱۱ ماہ کا حمل ہوا ہے ۔ نصیب اعدا [illegible] میں مبتلا ہے جماعت احمدیہ کے ہر ایک احباب سے التماس ہے ۔ کہ مریضہ کی صحت کے لئے دعا کریں ۔ کہ اللہ تعالیٰ انکو اپنے فضل و کرم سے صحت کامل عطا فرماوے ۔ آمین ثم آمین ۔

خاکسار برکت علی خان محرر دفتر الحکم

ایڈیٹر کی اپنے ... شن

روئے زمین کے مسلمانوں کی ...

روئے زمین کے مسلمانوں میں اتحاد و اخوت کی روح پھونکنے کا سوال کوئی نیا سوال نہیں ہے بلکہ سالہا سال سے یہ مسئلہ مدبران قوم کے زیر غور رہا ہے اور ایک اسپرٹ ... کہاتی ہیں بلکہ میں اپنی واقفیت کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ روئے زمین کے مسلمانوں میں یہ خیال سرائت کئے ہوئے ہے اور ہر ملک و بلاد کے مسلمان اس سوال پر غور کر رہے ہیں۔ اور اسطرح یہ مسئلہ ایک ... ف ... ہے۔ لیکن یہ مسئلہ کوئی ایسا آسان مسئلہ نہیں کہ فی الفور اسکی گرہ کشائی کیجا سکے بلکہ اس کے لئے ضرورت ہے دردمند دل اور غورکن دماغ کی۔ جو اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرکے سمجھا اور مفید نتائج مسلمانوں کے سامنے پیش کرے اور انہیں ایک ایسے رشتہ سے مضبوط کرکے باندھے جو ان کے شیرازۂ قوم میں پھر انتشار کی گنجائش باقی نہ ہو۔

اخوت اور وحدت ارادی کا خیال مسلمانوں کے دلوں میں اسوقت کیوں پیدا ہوا ہے؟ اسکا مختصر جواب یہی ہے کہ اخوت اور وحدت اسلام کی روح اور مغز ہے اور مسلمانوں کو کتاب مجید نے پہلے ہی

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا

کی تعلیم دی تھی لیکن اس ہزار سال کے اندر جو شیطانی حکومت کا الف ... سے جسمیں مسلمانوں کی حالت مذہبی اور سیاسی سے گرگئی انکی قوم کا شیرازہ بکھر گیا۔ شیطان نے انہیں صراط مستقیم سے الگ کردیا اور اس سے وہ خرابی پیدا ہوئی جس سے پہلے ہی ڈرایا گیا تھا۔

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون۔

پس اس ہزار سال کے اندر شیطان نے مسلمانوں کے شیرازہ کو پراگندہ کردیا اور ان راستوں سے وہ ... گہس گیا جنکا ذکر اس آیت میں کیا ہے۔ جیسے مسلمانوں کی حالت اس آیت کے مصداق ہوگئی تو پھر ضروری تھا کہ ہر ... کے

اوبار اور زوال کا شکار رہتے اسلئے پستی اور ذلت کے گڑہے میں گر کر جب اوپر نظر کی تو دیکہا

این زمین را آسمانے دیگر ست

اب خیال آیا ترقی کا اور اسکے لئے ضرورت محسوس کی وحدت ارادی کی۔ پس کچھ مسلمانوں نے جد و جہد کے میدان کو گرم دیکہکر مسلمانوں نے بہی چاہا کہ اس میدان میں ترقی کریں مگر بحالت موجودہ ایں خیال است و محال و جنون۔

جو لوگ مسلمانوں کو پولٹیکس کے خبط میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں وہ ان کے ساتھ دوستی نہیں بلکہ دشمنی کر رہے ہیں یہ میں حسن ظن کی راہ سے مان لیتا ہوں کہ وہ انکی بہلائی چاہتے ہیں لیکن اسمیں شبہ نہیں کرسکتا کہ وہ مسلمانوں کے نادان دوست ہیں کیونکہ دانا دشمن بہرحال بہتر ہوسکتا ہے۔ سیاسی امور کے ساتھ مسلمانوں کو کسقدر تعلق اور دلچسپی رکہنی چاہیے۔ یہ ایک مستقل مضمون ہے جسکو یہاں چہیڑنا امر زیر بحث کے ساتھ خلط کرنا ہے۔ اس لئے اس سے قطع نظر کرکے پھر اصل مطلب کیطرف رجوع کرتا ہوں۔ کیونکہ آجکل اسلامی دنیا میں

الجامعۃ الاسلامیہ کے مضمون

پر زور دیا جاتا ہے اور ہندوستان کے مسلمانوں میں بہی یہ سوال چہڑ گیا ہے۔ اس سے کم از کم یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ مسلمان ایک مرکز پر جمع ہوں اور روئے زمین کے مسلمانوں کے درمیان اتحاد پیدا ہو۔ میرا یہ ایمان ہے کہ اسی زمانہ میں ... اس عہد میں مسلمانوں میں یہ روح ضرور پیدا ہوجائیگی کہ وہ ... وحدت کے رشتہ میں جکڑے جاویں ... میدان بیشتر ... اور وہ نفوس ... اور افراد ... نفس ... تسلیم ...

مصر کے مشہور و معروف اخبار اللواء نے اس سوال پر ... اور اس اتحاد عام مسلمین کی ایک تجویز پیش کی ہے جسکی تائید ہمارے ... مصر و کیلی نے بہی کی ہے یہ امر ... کہ وہ اس کے عدم احساس پر افسوس کرتا ہے۔

میری رائے میں بہت جلدبازی سے کسی تجویز کو پیش کرنے میں کام لیا گیا ہے اس لئے میں آج اسپر اپنے خیالات کا اظہار فرض سمجہتا ہوں ہمعصر مذکور لکہتا ہے۔

اسلام تمام مذاہب میں اس لحاظ سے ایک ایک ممتاز خصوصیت رکہتا ہے کہ وحدت اور اخوت کی تعلیم ... مسلمانوں میں پیدا کردی تھی وہ تمدن اور شائستگی کا شگفتہ اولین ہے مگر افسوس کہ اب مسلمانوں کا خندہ پیشانی نفاق اور شقاق سمجہا جاتا ہے۔ اور ایسا سمجہنا کچھ غلطی بہی نہیں ہے مسلمان جہاں کہیں ہیں اپنی حالتیں ایسے بیخبر ہیں کہ دوسرے خطوں کے مسلمانوں سے انہیں کچھ واسطہ ہی نہیں ہے۔ ان باتوں کو چھوڑدو جنمیں کوئی ناپیدا کنار سمندر حایل ہے یا کوئی لق و دق صحرا واقع ہے۔ ایک ہی ملک کے دو بڑے شہروں پر نظر ڈالو۔ مدراس کے مسلمان پنجاب کے مسلمانوں کی ہمدردی کو کفر سمجہتے ہیں۔ اور بنگال کی اسلامی پبلک صوبجات متحدہ کے مسلمانوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ تاریخ کی زبان سمجہانے سمجہانے عاجز آگئی ہے کہ یہی عدم اتفاق اور عدم اخوت مسلمانوں کی ذلت اور تنزل کی بنیاد ہے۔ اس بے تعلقی سے چشم پوشی کرکے ترقی اور ابہرنے کی جسقدر کوششیں کیجائیں گی۔ اسیطرح یاد رکھو کہ محض بیکار جائینگی۔ مسلمان جب ہی مسلمان بنیں گے اور اسلام کے پیرووں میں شامل ہونے کے قابل سمجھے جائیں گے جب لاہور کے ایک مسلمان کا درد مدراس کے مسلمانوں کو بیچین کردیگا۔ اور شاہی مسجد کا نعرہ تکبیر کلکتہ کی جامع مسجد میں گونج اٹھیگا۔ اللواء مدت سے چیخ رہا ہے کہ ایک مرکز پر جمع ہونے کی کوشش کرو اور سکالی اور قومی افتراق کو طاق نسیان کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بہولجاؤ۔ پچھلے دنوں اس کے ایک فاضل اور ... المعاونات نامہ نگار نے کتنی مبارک تجویز پیش کی تھی۔ کہ وہ ... کی مذہبی ... مسلمانان عالم نے تسلیم کرلیا ہے تو کیوں نہ قسطنطنیہ میں ایک عظیم الشان اسلامی انجمن کی بنیاد ڈالی جائے اور اسلامی دار الخلافہ کو مسلمانان عالم کی مذہبی اخوت اور تعلقات کا مرکز قرار دیا جائے مجوزہ انجمن کی شاخیں تمام دنیا میں قایم کیجائیں۔ اور مسلمانوں کی مذہبی اور تعلیمی اصلاح اس انجمن کا فرض اولین قرار دیا جائے یہ تجویز ایک ایسی مبارک تجویز ہے جو تمام مسلمانان عالم کو خواہ ان کا پولٹیکل تعلق کسی حکومت سے ہو۔ کیونکہ پولٹیکل تعلق کا اختلاف اسلامی اخوت کا منافی نہیں ہے۔ ایک مرکز پر جمع کر دیتی لیکن افسوس ہے کہ ایسی تجویز یا صرف دل خوش کن ... مسلمان جب ان ... نہیں کہتے جنہوں نے انکی معاشرتی ... کردی ہے تو یہ ایک ایسی ضرورت ... جسکا خیر ہے انکا احساس ہی نہیں ... بہت ... اتحاد و معاشرت ... بہرحال قابل اعتبار اور اصل ... دور ہے۔

درنحالیکہ یعنی سلطنت ترکی کی مذہبی خلافت عام مسلمانوں نے کبھی تسلیم نہیں کی یہ مسئلہ مدت سے زیر بحث چلا آیا ہے اور ابہی تک بدستور غیر فیصل اور معلق ہے۔ پچھلے دنوں شیعوں کا ایک رسالہ نے ایک آرٹیکل شائع کیا تھا جسکے چند فقرے یہ ہیں۔

"فی زمانہ جو جو دقتیں، تکلیفات اور مصائب ہر مسلمان بالخصوص شیعوں کو ادائے حج اور حصول شرف زیارت میں پیش آتے ہیں انپر لحاظ اور غور کرتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ اگر متبرک مقامات مثل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و کربلائے معلی و نجف اشرف وغیرہ انگریزی عملداری میں آجاویں تو وہاں کی آمد و رفت تو طمن اور قیام میں بہت آسانی ہو جاوے۔ سرکار انگلشیہ کو حق حاصل ہے کہ وہ کل متبرک مقامات کو اپنے قبضہ و اختیار میں لے لے اور غالبا ... کا اسباب یہ اتفاق ہے کہ ان ... متبرک مقامات سرکار انگلشیہ کے حفاظت ... میں رہیں۔"

یہ تحریر مسلمانوں کی ایک جماعت کے خیالات کو ... کہ وہ سلطان معظم کی ... نہایت درد دل سے اس امر کو ظاہر کرتا ہوں کہ ایک نہیں جب ہمارے سید و مولا امام علیہ الصلوۃ والسلام نے اعیان ترکی کی حالت پر ایک خاص ... مارک لکھا تھا تو تمام مسلمانوں نے آسمان پر سر ... لیا تھا۔ لیکن اس نوٹ کو شائع ہوئے ... ان اخبارات میں بہی اس کے متعلق کوئی ... نہیں دیکہی جنہیں ترکی اور اس کے معاملات پر بحث کرنیکا ازبس شوق ہے خواہ وہ بحث کسی پہلو سے مفید یا غیر مفید ہو۔

ایسی صورت اور حالت میں بانجالی کی خلافت کا اور وہ بہی مذہبی خلافت کا کل مسلمانوں کو قائل قرار دینا دانشمندی نہیں ہے ...

سلطان المعظم کے ساتھ ہیں اور ہر مسلمان کو بڑی محبت ہونی چاہیے محض اس بنا پر کہ وہ حرمین شریفین کا محافظ اور خادم ہے ورنہ مذہبی حیثیت سے وہ مسلمانوں کے امام نہیں اور نہ خلیفۃ المومنین ہم کہنے کو طیار ہیں۔ مذہبی امام وہی ہو سکتا ہے جسکو اللہ تعالیٰ مامور کرے اور وہ اس آیت کریمہ کا مصداق ہوتا ہے۔

وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض

میں خود کوئی رائے دینے کی بجائے ان لوگوں پر اس معاملہ کو چھوڑ دیتا ہوں جو بجائے [illegible] کی تعریف اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ وہاں کی مذہبی [illegible] مسلمانوں کی اخلاقی اور دینی حالت [illegible] عوام کو چھوڑ کر اعیان سلطنت [illegible] سلطان المعظم بڑے [illegible] تجربہ کار اور ہوشیار مدبر ملک سب کچھ ہی لیکن ان باتوں کو مذہب اور مذہب کی اصل غرض رو حانیت سے کیا واسطہ۔

یہ تو حالت ہے سلطان المعظم کے خلیفۃ المسلمین [illegible] کی ایسی حالت میں روئے زمین کے مسلمان کیونکر دارالسلطنت قسطنطنیہ میں متحد الخیال ہو سکتے ہیں جو لوگ ٹرکی اور اس کے اندرونی حالات سے واقف ہیں اور ینگ ٹرکش پارٹی کی کارروائیوں اور اعتراضوں کو جو وہ سلطان پر کرتے ہیں پڑھا ہے وہ کہ سکتے ہیں کہ جب مرکز اسلامی مرکز (اگر اسے کہا جاوے) کی مقامی حالت یہ ہے تو بیرونجات کے مسلمان جا کر وہاں کیا کہیں گے؟

ایسے اہم معاملات پر صرف الفاظ کی [illegible] بندشوں سے رائے زنی نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے لئے ضرورت ہے [illegible] پر غور کرنے کی [illegible] وحدت کے قوانین اور اصولوں کی بحث کرنے کی۔

تب تک یہ خوش کن فقروں سے کیا بنتا ہے۔ تھوڑے دنوں سے مسلمانوں کے دو فرقوں شیعہ و سنی کے اتحاد پر مضامین نکل رہے ہیں اور شریعت اور ارکان اسلامی میں ترمیم و تنسیخ کر کے صلح کی تجویزیں پیش ہو رہی ہیں۔ مگر میں نہیں سمجھتا اس سے اسلام کو اور مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچیگا۔ نفس وحدت ارادی اعلےٰ درجہ کی چیز ہے اسلام کے شیرازہ کا یہ مستحکم دھاگا ہے لیکن غور طلب اور فیصلہ کن امر ہے کہ اس کو مضبوط کیونکر کیا جاوے کن اسباب سے تمسک کیا جاوے جو ہم اس ارادہ میں کامیاب ہو جاویں۔

بہرحال قطع نظر اس کے کہ ایسا اتحاد ممکن ہے یا غیر ممکن اس قسم کی تمام تحریکوں نے یہ تو ظاہر کر دیا ہے کہ مسلمانوں کو اتحاد قومی کی حاجت ہے اور وہ ایک ایسی چیز ہے کہ فطرتیں اور ضرورتیں اس وقت پکار پکار کر کہ رہی ہیں کہ وہ سب ایک مرکز پر رجوع ہوں۔

لیں آؤ ہم غور کریں کہ وہ مرکز کہاں ہے قسطنطنیہ یا کوئی اور جگہ اس کا پتہ میں نہیں اگلی اشاعت میں دونگا ہاں یہ کہے دیتا ہوں کہ مسلمانوں میں اتحاد ہوگا اور ضرور ہوگا اور اس کے لئے ایک ہی راہ ہے جو خدا تعالیٰ نے خود تجویز کی اور پسند فرمائی ہے وہ بھی [illegible] جل کر معلوم ہوگی۔

دھرم پالی پتیر

(کمپونی کیٹ ٹم)

میاں عبدالغفور صاحب نو آریہ نے آخر [illegible] [illegible] بڑے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے یہ ایک شعر زمانہ اور شب جنگ ہو کر جو [illegible] ہندوؤں کے لئے دوسرے مذاہب والے تھے وہ خود ہندوؤں ہی کے اندر ہی سے نکلنی شروع ہو گئی ہیں۔

چھوت چھات اور ذات پات کا مسئلہ ہندوؤں میں ایک نازک اور لازمی یا ضروری مسئلہ ہو رہا تھا کہ جسکی بدولت ہندو آج تک ہندوستان کی دھرتی میں جیتے جاگتے ہیں [illegible] ملک اور جس قوم پر اقتدار یورشیں ہوں اسکا اب تک محفوظ رہنا ہماری دانست میں صرف ذات پات اور چھوت چھات کے سبب ہی تھا۔ غیر مذاہب کی یہ ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ یہ دونوں رکیں رفتہ رفتہ ہندو قوم سے اٹھتی جاویں اگر مسلمان اور عیسائی براہ راست ہندوؤں میں یہ مسائل پیش کرتے ہیں تو انہیں معاند سمجھا جاتا ہے اور اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

بقول مسٹر دھرم پال ہندوؤں کی پولیٹکل حالت بمقابلہ دیگر مذاہب کے بہت ہی کمزور یا محدود ہے جب تک یہ شیرازہ پورا ایک نہ ہوئے تب تک شدھی ان شدھی ہے اور رکت بلکت جب ایک شخص اپنا دھرم بدل کیا اپنا کنبہ ماں باپ بھی جلا کر ہندوؤں میں شامل ہوتا ہے تو کیا وجہ کبھی بھی اس سے نفرت ہی رہے۔

[illegible] دھرم پال کیواسطے کیا درد اور کیسا سود ہے بقول ان کے جبتک مردوں کا ساتھ دینے کے لئے استریاں تیار نہوں ہرگز نہیں مرد طیار ہے کہ ان باتوں کو حل کرے اور جسکی جہونپڑی اس نے جلائی ہے اس کو اپنے گھر میں جگہ دے مگر استری دور ہی سے گھر کا دروازہ بند کر کے کہتی ہے یہ وہاں کی استری اگر اس موئے کو لاتا ہے تو تم بھی گھر سے باہر ہو۔

پھر وہاں شدھ کروے مخاطب ہو کر مہاشہ! میں تو ہر طرح سے طیار ہوں مگر کیا کروں میری استری نہیں مانتی"۔ یہ الفاظ صاف اور صریح ہیں اور ان سے پایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ یا یہ سرگذشت یا آپ بیتی مہاشے دھرم پال جی ہی کی ہے [illegible]

خوشتر آں باشد کہ راز دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

[illegible] اور یا کسی اور [illegible] بہرحال واقعہ [illegible] ورنہ کوئی وجہ [illegible] مہاشہ جی [illegible] وہاں [illegible] ہی یہ نام کریں بلکہ [illegible] استری کو بھی ستایا [illegible] آہ! کیسا دردناک [illegible] تصویر [illegible] مہاشہ جی [illegible] ظاہر کر رہی ہے

قسمت ببیں کہ کشتہ بساحل رسیدہ
[illegible]

شدھ ہو کر مہاشہ [illegible] دروازہ [illegible] ہیں کہ ایک [illegible] شریف خاندان کے زنانخانہ میں داخل ہوں مگر [illegible] استری نے دروازہ بند کر لیا اور ایک شدھ ہندو عورت کی اندر آنیکی اجازت نہ دی ہم تو اس شریف لیڈی کا یہ خیال سونے سے بھی زیادہ قیمتی قرار دیتے ہیں [illegible] کا کیا ٹھیک ہے کہ وہ لوگوں کے [illegible] اور [illegible] سنائے اصولوں [illegible] وہ اس [illegible] نہیں ہوا کہ لوگوں کی [illegible] پھر سے اگر واقعی کسی ہندو یا آریہ لیڈی نے کسی [illegible] شدہ برہمچاری سے ایسا کہا ہے تو ہم صحیح الفاظ میں اسکی تعریف کرتے ہیں۔ ہاں یہ جداہات ہے کہ کوئی آریہ بی بی خود بخود آزادی کی شیدائی ہو [illegible] کیا اندھیر ہے کہ شدھی کے [illegible] ہی سدا سہاگن تانا بانا لگائے رہیں مہاشہ دھرم پال جی یا ایسی استریوں کے خاوند اگرچہ اس روش کا کھنڈن کریں مگر شرافت قسم کہا کر کہنی ہے کہ ان شدھ شدھوں کی ایسی حرکات شرم اور نظر ثانی کے قابل ہیں اس کو دیکھئے

[illegible] ہوئے کہ جسقدر عیسائی یا مسلمان شدھ ہوتے جاویں وہ شدھ ہونگے [illegible] آریہ مہاشوں کی استریوں سے واقفیت پیدا کریں اور ستیارتھ پرکاش کے اس باب کو سنیں اور سنائیں جسمیں نیوگ کی فلسفی بیان کیگئی ہے۔ کیا شریف ہندو ایسا پسند کرے یا کوئی آریہ یہ گوارا اپنے خاندان پر منظور کریگا؟ ہرگز نہیں کشمیری چھتری۔ راجپوت۔ برہمن کیا ایسے گئے گذرے ہیں کہ اس قسم کے عام شدھ شدہ لوگوں کو اپنے قبائل میں آنے جانے کی [illegible]

[illegible]

[illegible] مضمون حصہ درست نہیں مگر یہ کیا راستی [illegible] شدہ پارٹی شدہ کنندگان کی [illegible] ہمیں معلوم ہو گیا ہے [illegible] عام خیالات اور [illegible] عقائد [illegible] اغراض [illegible] اگر کوئی [illegible] شدہ ہوتا تو چاہیے وہ اپنی ماں بہن استریوں کی غیرت کرتا اور ان کے واسطے غیرتمند تھے ایسے ہی ہندو ماؤں اور ہندو بہنوں کیلئے غیرت مند اور مفید ثابت ہوتا

مہاشہ جی! بے ادبی معاف اگر یہی قانون جائز سمجھا جاوے تو آخر اس کا اثر کیا ہوگا اور [illegible] شدہ پارٹی کے ذاتی خیالات اور مقاصد کی جوش کیسا ثابت ہوگا۔ یہ بیدا بات ہے کہ کوئی [illegible] اپنی مرضی سے کسی شدھ شدہ سے ناطہ نسبت کرے [illegible] کیا یہ کم بختی ہے کہ شدھ شدہ [illegible] خواہ مخواہ [illegible] شدہ [illegible] کے بدل کی کیسی [illegible] مثال دی ہے کیا آپ یہ پسند [illegible] والی [illegible] دلہا [illegible] تانا بانا لگاتے [illegible] غریب اس پھندے میں آکر خلاصی ہی نہ پائے ہم شدھ [illegible] [illegible] اور [illegible] کوئی شریف مرد اور کوئی شریف استری اسطرح بے محابا [illegible] جانیے رہی [illegible] کہاں سے فیصلہ کر لیا ہے کہ [illegible] کامیابی ہوتی ہے [illegible] یورپین لوگوں میں کورٹ [illegible] ہی میں بگڑ جاتی ہے۔

یورپ کا ایک فلاسفر اور تجربہ کار مصنف شادی اور کورٹ شپ کی نسبت [illegible] اپنی قوم اور اپنے ملک کی شادیوں کا نقشہ کھینچتا ہے

اے ان لوگوں کا مقولہ ہے جنکی ہم نقل اتارتے ہیں اور جسطرف ہمارے مہاشہ کی [illegible] [illegible]

لیکچر لودہانہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

میں سچ سچ کہتا ہوں اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رہتے تو ایک فرد بھی کافر نہ رہتا۔ حضرت عیسے علیہ السلام کی زندگی نے کیا نتیجہ دکھایا؟ بجز اسکے کہ چالیس کروڑ عیسائی ہیں۔ سوچ کر کے دیکھو کہ کیا تم نے اس زندگی کے اعتقاد کو آزما نہیں لیا؟ اور نتیجہ خطرناک نہیں ہوا؟ مسلمانوں کی کسی ایک قوم کا نام لو جس میں کوئی عیسائی نہ ہوا ہو۔ مگر میں یقیناً کہہ سکتا ہوں اور یہہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر طبقہ کے مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں۔ اور ایک لاکھ سے بھی انکی تعداد زیادہ ہو گی۔ عیسائیوں کے ہاتھ میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کیواسطے ایک ہی ہتھیار ہے اور وہ

یہی زندگی کا مسئلہ ہے

وہ کہتے ہیں کہ یہ خصوصیت کسی دوسرے میں ثابت کرو۔ اگر وہ خدا نہیں تو پھر کیوں اسے یہ خصوصیت دی گئی۔ وہ حیّ و قیّوم ہے (نعوذ باللہ من ذالک) اس حیات کے مسئلہ نے ان کو دلیر کر دیا اور انہوں نے مسلمانوں پر وہ حملہ کیا جسکا نتیجہ میں تمہیں بتا چکا ہوں اب اس کے مقابل پر اگر تم پادریوں پر یہ ثابت کر دو۔ کہ **مسیح مر گیا ہے** تو اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ میں نے بڑے بڑے پادریوں سے پوچھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ اگر یہہ ثابت ہو جاوے کہ مسیح مر گیا ہے تو ہمارا مذہب زندہ نہیں رہ سکتا۔

ایک اور غور طلب بات ہے کہ مسیح کی زندگی کے اعتقاد کا تو آپ لوگوں نے تجربہ کیا اب ذرا اس کی موت کا بھی تجربہ کرو۔ اور دیکھو کہ **عیسائی** مذہب پر اس اعتقاد سے کیا زد پڑتی ہے جہاں کوئی پیرا مرید عیسائیوں سے اس مضمون پر گفتگو کرنے کو کھڑا ہوتا ہے وہ فوراً انکار کر دیتے ہیں۔ اسلئے کہ وہ جانتے ہیں کہ اس راہ سے ان کی ہلاکت قریب ہے۔ موت کے مسئلہ سے نہ انکا کفارہ ثابت ہو سکتا ہے اور نہ ان کی الوہیت اور ابنیت۔ پس اس حملہ کا تھوڑے دنوں تک تجربہ کرو۔ پھر خود حقیقت کھل جاوے گی۔

سنو! قرآن شریف اور احادیث میں یہہ وعدہ تھا کہ اسلام پھیل جاویگا۔ اور وہ دوسرے ادیان پر غالب آ جائیگا! اور کسر صلیب ہو گا۔ اب غور طلب امر یہہ ہے کہ دنیا تو عالم اسباب ہے ایک شخص بیمار ہے تو اس کیلئے تو شک نہیں کہ شفا اللہ تعالے ہی دیتا ہے لیکن اس کے لئے ادویات بھی اسی نے رکھدی ہیں جب کوئی دوا دی جاتی ہے تو وہ فائدہ کرتی ہے۔ پیاس لگتی ہے تو اسکے بجھانے والا تو خدا ہے مگر اس کے لئے پانی ہی اسی نے مقرر کیا ہے اسیطرح پر بھوک لگتی ہے تو اسکو دور کرنے والا تو وہی ہے مگر غذا بھی اسی نے مقرر کی ہے۔ اسی طرح یہہ غلبہ اسلام اور کسر صلیب تو ہو گا۔ جو اس نے مقدر کیا ہے لیکن اس کے لئے اسنے اسباب مقرر کئے ہیں اور ایک قانون مقرر کیا ہے۔ چنانچہ بالاتفاق یہہ امر قرآن مجید اور احادیث کی بنا پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں جب عیسائیت کا غلبہ ہو گا اسوقت مسیح موعود کے ہاتھ پر اسلام کا غلبہ ہو گا اور وہ کل ادیان اور ملتوں پر اسلام کو غالب کر کے دکھا دیگا۔ اور دجّال کو قتل کرے گا۔ اور صلیب کو توڑے گا۔ اور وہ زمانہ آخری زمانہ ہو گا۔ نواب [illegible] خان اور دیگر بزرگوں نے جنہوں نے آخری زمانہ کے متعلق کتابیں لکھی ہیں انہوں نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے بھی تو کوئی سبب اور ذریعہ ہو گا؟ کیونکہ اللہ تعالے کی یہہ عادت ہے کہ وہ اسباب سے کام لیتا ہے دواؤں سے شفا دیتا ہے اور اغذیہ اور پانی سے بھوک پیاس کو دور کرتا ہے اسیطرح پر اب جبکہ عیسائی مذہب کا غلبہ ہو گیا ہے اور ہر طبقہ کے مسلمان اس گروہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالے نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے . . . .

موافق غالب کرے اسکے لئے بہر حال کوئی ذریعہ اور سبب ہو گا اور وہ یہی

موت مسیح کا حربہ ہے

اس حربہ سے صلیبی مذہب پر موت وارد ہو گی اور ان کی کمریں ٹوٹ جاویں گی۔ میں سچ کہتا ہوں

. . . .

کہ اب عیسائی غلطیوں کے دور کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر کیا سبب ہو سکتا ہے کہ مسیح کی وفات ثابت کی جاوے۔ اپنے گھروں میں اس امر پر غور کریں اور تنہائی میں بستروں پر لیٹ کر سوچیں۔ مخالفت کی حالت میں تو جوش آتا ہے سعید الفطرت آدمی پھر سوچ لیتا ہے۔ دہلی میں جب میں نے تقریر کی تھی تو سعید الفطرت انسانوں نے تسلیم کر لیا اور وہیں بول اٹھے کہ بے شک حضرت عیسے کی پرستش کا ستون انکی زندگی ہے جب تک یہہ نہ ٹوٹے اسلام کے لئے دروازہ نہیں کھلتا بلکہ عیسائیت کو اس سے مدد ملتی ہے۔ جو انکی زندگی پر بہرا کرنے ہیں انہیں سوچنا چاہیئے کہ دو گواہوں کے ذریعہ سے پھانسی مل جاتی ہے مگر یہاں اسقدر شواہد موجود ہیں اور وہ بدستور انکار کرتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے

یاعیسیٰ انّی متوفیک و رافعک الیّ

اور پھر حضرت مسیح کا اپنا اقرار اسی قرآن مجید میں موجود ہے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم اور توفی کے معنے موت بھی قرآن مجید ہی سے ثابت ہے کیونکہ یہی لفظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی آیا ہے جیساکہ فرمایا

واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلما توفیتنی کہا ہے جس کے معنی موت ہی ہیں اور ایسا ہی حضرت یوسف اور دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہی لفظ آیا ہے پھر ایسی صورت میں اسکے کوئی اور معنے کیونکر ہو سکتے ہیں؟ یہہ بڑی زبردست شہادت مسیح کی وفات پر ہے اسکے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں حضرت عیسیٰ کو مردوں میں دیکھا۔ حدیث معراج کا تو کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اسے کھول کر دیکھو کہ کیا اس میں حضرت عیسے کا ذکر مردوں کے ساتھ آیا ہے یا کسی اور رنگ میں جیسے آپ نے حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا اس طرح حضرت عیسے کو دیکھا۔ ان میں کوئی خصوصیت اور امتیاز نہ تھا۔ اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت موسیٰ اور ابراہیم

اور دوسرے انبیاء علیہم السلام وفات پا چکے ہیں (اور قابض الارواح نے انکو دوسرے عالم میں پہونچا دیا ہے۔ پھر ایک شخص زندہ بجسدہ العنصری کیسے چلا گیا؟ یہہ شہادتیں تھوڑی نہیں ہیں ایک سچے مسلمان کے لئے کافی ہیں پھر دوسری احادیث میں حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۲۰ یا ۱۲۵ برس کی قرار دی ہے ان سب امور پر ایک جائی نظر کرنے کے بعد یہہ امر تقوی کے خلاف تھا کہ جھٹ پٹ یہہ فیصلہ کر دیا جاتا کہ مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہے۔ اور پھر اسکی کوئی نظیر بھی نہیں۔ عقل بھی یہی تجویز کرتی تھی مگر افسوس ان لوگوں نے ذرا بھی خیال نہ کیا اور خدا ترسی سے کام نہ لے کر فوراً مجھے

دجّال کہدیا

خیال کرنے کی بات ہے کہ کیا یہ تھوڑی سی بات تھی؟ افسوس!

پھر جب کوئی عذر نہیں بن سکتا تو کہتے ہیں۔ درمیانی زمانہ میں اجماع ہو چکا۔ میں کہتا ہوں کب؟ اصل اجماع تو صحابہ کا اجماع تھا۔ اگر اسکے بعد اجماع ہوا ہے۔

تو اب ان مختلف فرقوں کو تو اکٹھا کر کے دکھاؤ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہہ بالکل غلط بات ہے مسیح کی زندگی پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔ انہوں نے کتابوں کو نہیں پڑھا ورنہ انہیں معلوم ہو جاتا کہ صوفی موت کے قایل ہیں اور وہ انکی دوبارہ آمد بروزی رنگ میں مانتے ہیں۔

مشن حضرت مسیح موعود

جیسے میں نے اللہ تعالے کی حمد کی ہے ویسے ہی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں کہ آپ ہی کے ذریعے اللہ تعالی نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور آپ ہی کے فیضان اور برکات کا نتیجہ ہے جو یہہ نصرتیں ہو رہی ہیں میں کھول کر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور نقش قدم پر چلنے کے بغیر انسان کوئی روحانی فیض اور فضل حاصل نہیں کر سکتا

پھر اسکے ساتھ ہی ایک اور امر قابل ذکر ہے اگر میں اسکا بیان نہ کروں تو ناشکری ہو گی اور وہ یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے ہمکو ایسی سلطنت اور حکومت میں پیدا کیا ہے جو ہر طرح سے امن دیتی ہے اور جس نے ہم کو اپنے مذہب کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے پوری آزادی دی ہے۔ اور ہر قسم کے سامان اس مبارک عہد میں ہمیں میسر ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کیا آزادی ہو گی

فرشتہ نور بنا دیتی۔ [illegible] فتح مسیح صاحب پادری نے ایک مرتبہ وفات مسیح کے مسئلہ پر گفتگو کی۔ اس ایام میں خان یار (کشمیر) کی قبر یوز آسف کی تحقیقات ہو رہی تھی۔ میں نے پادری فتح مسیح صاحب سے سوال کیا کہ اگر یوز آسف کی قبر مسیح ہی کی قبر ثابت ہو (جو ہمارے علم و یقین میں واقعی ہے) تو آپ بتائیں کہ پھر عیسائی مذہب میں کچھ جان رہ سکتی ہے۔ پادری فتح مسیح نے اسکا جواب یا کہ یہ خیالی بات ہے اور غلط میں نے پھر باصرار کہا کہ فرض کر لو کہ یہہ قبر وہی ہے تو پھر بتاؤ کہ کیا باقی رہا۔ اسنے کہا کہ ہاں اگر یہ ثابت ہو جاوے تو اس میں کچھ بھی شک نہیں پھر عیسائی مذہب کا کچھ بھی باقی نہیں رہ سکتا اور وہ محض باطل ثابت ہو گا۔ ایسا ہی ایک مرتبہ میں نے ڈاکٹر نصیر الدین صاحب سے جو اب خدا کے فضل سے مسلمان ہیں جب وہ عیسائی تھے یہی سوال کیا تو انہوں نے تھوڑے سے پیچ کے بعد یہی اقرار کیا اور اصل تو یہ ہے کہ حق کے بغیر چارہ ہی نہیں رہتا۔

کہ ہم عیسائی مذاہب کی تردید زور شور سے کرتے ہیں اور کوئی نہیں پوچھتا مگر اس سے پہلے ایک زمانہ تھا۔ اس زمانہ کے دیکھنے والے بھی اب موجود ہیں اس وقت یہہ حالت تھی کہ کوئی مسلمان اپنی مسجدوں میں اذان تک نہیں کہہ سکتا تھا اور باتوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اور حلال چیزوں کے کھانے سے روکا جاتا تھا۔ کوئی باقاعدہ تحقیقات نہوتی تھی۔ مگر یہہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہم ایک ایسی سلطنت کے نیچے ہیں جو ان تمام عیوب سے پاک ہے یعنے سلطنت انگریزی جو امن پسند ہے جسکو مذاہب کے اختلاف سے کوئی اعتراض نہیں جسکا قانون ہے کہ ہر اہل مذہب آزادی سے اپنے مذہبی فرض اداکرے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ہماری تبلیغ ہر جگہ پہونچ جاوے اسلئے اس نے ہمکو اس سلطنت میں پیدا کیا جسطرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوشیروان کے عہد سلطنت پر فخر کرتے تھے اسیطرح ہمکو اس سلطنت پر فخر ہے۔ یہہ [illegible] بات [illegible] مور چونکہ عدل اور راستی [illegible] لانا ہے اسلئے اس [illegible] پہونچ کر وہ مامور ہو کر آئے عدل اور راستی کا ابرا ہونے لگتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس رومی سلطنت سے جو مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں تھی یہہ سلطنت ہزار درجہ اولیٰ اور افضل ہے اگرچہ اس کا اور اس کا قانون ملتا جلتا ہے لیکن انصاف یہی ہے کہ اس سلطنت کے قوانین کسی سے دبے ہوئے نہیں ہیں اور مقابلہ سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ رومی سلطنت میں وحشیانہ حصہ ضرور پایا جاویگا یہہ لیکن بزدلی تھی کہ یہودیوں کے خوف سے خدا کے پاک اور برگزیدہ بندے مسیح کو حوالات میں دیا گیا اس قسم کا مقدمہ مجھ پر بھی ہوا تھا مسیح علیہ السلام کے خلاف تو یہودیوں نے مقدمہ کیا تھا۔ مگر اس سلطنت میں میرے خلاف جسنے مقدمہ کیا وہ معزز پادری تھا۔ اور ڈاکٹر [illegible] مارٹن کلارک [illegible] بنایا اور اس لئے [illegible] یہانتک کہ مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی بھی جو اس سلسلہ کا سخت دشمن ہے شہادت دینے کیواسطے عدالت میں آیا اور جہانتک اس سے ہوسکا اسنے میرے خلاف شہادت دی۔ اور پورے طور پر مقدمہ میرے خلاف ثابت کرنے کی کوشش کی یہہ مقدمہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے اجلاس میں تھا جو شاید اب [illegible]

خلیفہ رشید الدین صاحب کا نصیحت نامہ
بنام
مرتد ڈاکٹر

ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے ایک کارڈ اپنے پرانے واقفکار رفیق ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام لکھا ہے جو کہ بمعہ جواب کے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے :-

میرے عزیز اور محترم دوست خلیفہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اعلیٰ الذکر الحکیم اور المسیح الدجال آپ نے ملاحظہ فرمالئے ہوں گے۔ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ مرزا صاحب سے تائب ہو گئے ہیں۔ اس پر میں آپ سے بغلگیر ہوا اور الحمد للہ چند بار پڑھی اور دعا کی۔

میں نہیں جانتا۔ کہ اس خواب کا وقت ابھی آگیا ہے یا نہیں۔ براہ مہربانی مجھے اطلاع دیں کہ مرزا صاحب کی نسبت اور دیگر مسلمانوں کے قطع سلام و نماز و رشتہ داری کی بابت اور تمام مسلمانوں کو غیر ناجی سمجھنے کی بابت آپکا اب کیا خیال ہے۔ امید کہ اپنے ایک پرانے ہمراز اور یکرنگ دوست کو مفصل جواب سے مشکور فرماوینگے۔

مجھے مرزا صاحب کے خلاف خوابات بڑی [illegible] عنقریب شائع ہوں گے۔ والسلام

خاکسار عبد الحکیم خان۔ ایم۔ بی۔ اسسٹنٹ سرجن از مقام بسی۔ ریاست پٹیالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

از خاکسار رشید الدین آگرہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء

بنام ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ امّا بعد واضح ہو کہ کارڈ آپ کا پہنچا۔ شاید آپ کے خواب کی یہ تعبیر ہے کہ آپ ہی راہ راست پر آجاویں اور پھر توبہ کرکے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود اور قبلہ و کعبہ مرزا صاحب سلمہ کی خادمی میں داخل ہوکر اس قابل ہوجاویں کہ آپ اور ہم پھر بغلگیر ہوسکیں۔ یہ تعبیر اس واسطے کی گئی ہے کہ اہل تعبیر کا ایک مسلّم مسئلہ ہے کہ خواب جیسے رات کو دیکھے جاتے ہیں۔ ویسے ہی ہو بہو واقع نہیں ہو جاتے اور دوم آپ کے خواب تو خصوصاً ہی تعبیر طلب ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ زمانہ طالب علمی میں جب ہم اور آپ میڈیکل کالج لاہور میں پڑھا کرتے تھے مجھے یاد ہو کہ نہ ہو آپ نے رویاء دیکھی تھی۔ کہ امتحان آخری ڈاکٹری میں آپ اوّل رہے اور یہ عاجز رشید الدین دوم رہا۔ جب نتیجہ امتحان نکلا تو آپ بحساب تعداد نمبر مضامین اول نہ رہے اور یہ عاجز تو آٹھواں ہی پاس ہوا تھا۔ پھر اس کی تعبیر کی گئی۔ جو آپ کو یاد ہوگی۔ اور یہ بھی آپ کو یاد ہوگا۔ کہ آپ کے خواب یا پیشگوئیاں کبھی بالکل واقع نہیں ہوئیں۔ مثلاً جب آپ نے متواتر رویاء دیکھکر مجھکو انہیں دنوں میں اطلاع دی تھی۔ کہ آپ کا نکاح میری ہمشیرہ [illegible] ابھی کہیں منسوب نہیں ہوئی تھیں۔ اور بعد میں آپ نے اس بارہ میں بہت کوشش کی تھی۔ بلکہ اپنے لڑکے کے واسطے بھی آپ نے ہمارے خاندان میں رشتے ڈھونڈے۔ لیکن آپ کو کامیابی نہ ہوئی اور اب پندرہ سال گذرنے کو آتے ہیں۔ اور آپ کی یہ پیشگوئی پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ بلکہ محال ہے۔ تو فرمائیے کہ اس کی کیا تعبیر یا تاویل ہے جب [illegible] دونوں [illegible] خوابوں کی یہ حالت ہو۔ تو اب تو ان کا کچھ اعتبار ہی نہیں۔ ان دنوں میں تو آپ متقی مسلمان تھے۔ خدا کا خوف آپ میں زیادہ تھا۔ اور اپنے آپ کو اور اپنی رائے کو کچھ زیادہ نہ سمجھتے تھے۔ کم گو تھے۔ صالحین کو گالیاں نہیں دیا کرتے تھے۔ محنت و ریاضت کیا کرتے تھے آپ کے پاس روپیہ نہ تھا۔ کوئی مطبع نہ تھا۔ خدا وند تعالیٰ پر توکل زیادہ تھا۔ کوئی تجارت نہ تھی اور نہ آپ کی کوئی کتابیں چھپی تھیں۔ اور نہ آپ مصنف کہلاتے تھے۔ اور نہ آپ کو چنداں علم تھا۔ معمولی فارسی دان منشی تھے اور عربی سے تو آپ بالکل بے بہرہ ہی تھے ہاں قرآن شریف کے ساتھ آپ کو بہت محبت تھی۔ اور اس کے تراجم اردو یا انگریزی آپ ضرور دیکھا کرتے تھے۔ کوئی آپ کی اپنی تفسیر نہ تھی اور پہران [illegible] میں آپ ڈاکٹر بھی نہ کہلاتے تھے*

نہ امراء و دنیاداروں کی مجلسوں میں آپ بیٹھا کرتے تھے۔ کھانا بھی رزق حلال ہوا کرتا تھا۔ تب آپ صفائی دیکھنے گاؤں میں دورہ بھی نہ کیا کرتے تھے اور نہ غریب رعایا پر تشدد کیا کرتے بلکہ برعکس اس کے آپ میں حلم۔ انکساری اور خاکساری اور کم گوئی زیادہ تھی۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ جب ان دنوں میں آپ کے خوابوں کی وہ حالت تھی جو میں نے اوپر بیان کی ہے۔ تو اب کیا اعتبار ہے؟ اور کیوں ساری محنت کو ایسی جلدی برباد کردیا۔ آپ تو قرآن کریم میں پڑھا کرتے تھے۔ کہ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا۔ ولا تكونوا كالذين آذوا موسى فبراه الله مما قالوا وكان عند الله وجيها۔

اگر فرض کیا کہ آپ کو کوئی معاملہ ناگوار گذرا تھا۔ یا بظاہر آپ کی کسی نے توہین کی تھی۔ تو صبر کیا ہوتا اور صالحین کی استغناء ذاتی پر ہی اس کو محمول کیا ہوتا اور اپنے آپ کو ہیچ سمجھا ہوتا اور یہ خیال کیا ہوتا کہ دنیا میں مجھ سے اچھے ڈاکٹر اور حکیم اور روپیہ والے اور کتابوں والے اور مطبع والے اور جاہ و حشمت والے موجود ہیں۔ جو حضرت اقدس سلمہ کے حلقہ بگوش ہو رہے ہیں۔ ان سے ہی مشورہ کرلیا ہوتا۔ اور اپنی رائے کی ایسی پیچ نہ کی ہوتی۔ جب حضرت اقدس نے آپ کو توبہ کے لئے کہا تھا۔ تو اپنے خیال سے توبہ و رجوع کرلیا ہوتا اور درحقیقت آپ کا خیال کہ بغیر متابعت رسل علیہم السلام کے نجات اور عرفان اور کامل توحید اور حقیقی توحید حاصل ہو سکتی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ خصوصاً بغیر ذریعہ افضل الرسل و سید المرسلین و النبیین حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امّی و نفسی وابی۔ یہ سخت ہی کفران نعمت و صریح شرک ہے۔ آپ کو معلوم رہے۔ کہ صرف "خدا ایک ہے" "خدا ایک ہے" کہنے سے نجات نہیں ہوتی جب تک کہ عملی اور حقیقی طور سے اس کو اپنی ذات پر وارد کرکے نہ دکھلایا جاوے۔ اور اپنے نفس اور رائے کو ہیچ نہ سمجھا جاوے۔ [illegible] مگر غور کرنے پر اور متابعت کرنے پر اعمال و طرز زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ جب تک اسوہ حسنہ [illegible] کوئی نمونہ [illegible] کرکے نہ دکھلاوے۔ آپ کیسے [illegible] کر سکتے ہیں کہ حقیقی توحید جس سے نجات ہوتی ہے [illegible] جس کے آپ کاربند ہیں۔

یا عبرۃ کیا الفاظ "توحید" "لا الٰہ الا اللہ" زمانہ جاہلیت کی کتابوں میں موجود نہ تھے۔ یا عرب لوگ ان کا استعمال نہ کیا کرتے تھے بیشک سب الفاظ کا استعمال ہوتا تھا۔ مگر باوجود اس کے پھر وہ مشرک ہی رہے کیونکہ ان کے [illegible] اعمال [illegible] شرک [illegible] اور نہ ان کے پاس کوئی نمونہ تھا۔ جو کامل توحید کا ہوتا۔

*فٹ نوٹ۔ ہاں یہ بات تو ضرور تھی۔ کہ آپ "حکیم جی" تو ضرور تب بھی کہلاتے تھے۔

لیکن جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے یہ نکلا قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ جس کے معنے یہ ہوئے ۔ کہ جسطرح مین نے لا الہ الا اللہ کہا ہے ۔ اور کرکے دکھلا دیا ہے اسی طرح اگر کوئی کہے اور پھر کرکے دکھلاوے اس کو نجات ہے ۔ تب ہی عرب کی نجات ہوئی یعنے محمدی توحید سے نجات ہے ۔ ابرا وغیراد وغیرا کی خیالی توحید سے نجات نہین ہوسکتی ۔ اور نہ عبد الحکیمی توحید سے ۔ جب تک انسان اوم توحید حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کامل تعلق نہ پیدا کرے اور انکی ذات مین محو ہوکر کامل متبع نہ بن جاوے اور انہین کو ساری اپنی دین وایمان کا ذریعہ نہ سمجھے اور شکر گزار نہ جاوے ۔ ایسے شخص کو نہ عرفان ذات الٰہی ہوسکتا ہے اور نہ کامل توحید ہی حاصل ہوسکتی ہے قرآن شریف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے ہی ہم کو معلوم ہوا ہے اور جتنے الفاظ وآیات وغیرہ اس میں ہیں ان میں سے ہر ایک کا تعلق ذات مبارک آنحضرت سے ہے ۔ اگر اس مین یہ لکھا ہے کہ کوئی ہو یہودی ہو ۔ نصاریٰ ہو یا غیرہ اگر وہ خدا پر ایمان لاوے گا ۔ وہ نجات پاویگا ۔

تو اس کے یہ معنے ہون گے ۔ کہ اس خدا پر اس طریق سے ایمان لاوے گا ۔ اور عملاً کرکے دکھلا دیگا ۔ جس کو جس طرح حضرت محمد رسول اللہ نے پیش کیا ہے یعنے آنحضرت کے واسطے سے ایمان لائے اور ایمان لاکر عملاً دکہا دیا ہے ۔ یعنے جب تک کہ کامل متبع سنت محمدی کا نہ ہوگا ۔ نجات نہ ہوگی افسوس ہے ۔ کہ جس توحید اور نجات پر آپ کو غرہ ہے اور آپ اس پر فخر کرتے ہین ۔ وہ سوائے نفس پرستی اور شرک اور جہنم کے میری رائے مین اور کچھ نہین ۔ سو آپ کو چاہئے کہ توبہ کرین ۔ اور حق کی طرف رجوع کرین ۔ پیشتر اس کے کہ لیست التوبۃ علی الذین (الی) الخ کا وقت آجاوے ۔ یاد رہے کہ ساری توحید ایک جانے مین ہے ۔ جب آپ نے انبیاء ورسل واولیا کو خدا سے الگ سمجھا جن کی نسبت ہے کہ ہم ولیائی تحت ہوائی اور ماو میت ولٰکن اللہ رمی اور ان کی تعریف آپ نے غیر خدا کی تعریف سمجھی اور پھر آپ منہ سے الحمد للہ بھی کہتے رہے تو نہ ہوئے ۔

بدین عقل ودانش بباید گریست

آپ نے پڑہا ہوگا ۔ کہ ان الذین یریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ۔ اولٰئک ہم الکافرون ۔ یہی آپ کی توحید اور نجات ہے ۔ سو لازم ہے ۔ کہ آپ ایسی توحید سے توبہ کرین اور محمدی توحید کی طرف آجاوین تاکہ آپ کی نجات ہو ۔

اس زمانہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اقدس مرزا صاحب سلمہ میں بروز کیا ہے ۔ تو اس وقت مرزائی توحید ہی محمدی توحید ہے اور اسی سے نجات ہے ۔ باقی رہے جزوی مسائل سو وہ توحید کے سمجھنے سے پیچھے انشاء اللہ سب کے سب حل ہو جاوین گے ۔

جب آپ نجات کے لائق بنین گے اور یہی اسی دنیا مین جنت مل جاوے گی ۔ بہ تہوانے آیت ولمن خاف مقام ربہ جنتان تو پہر کہا ہے کہ آپ ان لوگون سے تعلقات بڑہاوین گے ۔ جن کو یہ ۔ ۔ ۔ کہا جا سکتا نہین ۔ فرقوا ان حمیہ ۔ ۔ ۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا ۔ انما ینہٰکم اللہ الی الخ ۔ اذا جاءک المنافقون الخ ” انا برآؤ منکم ومما تعبدون من دون اللہ “ ” وکونوا مع الصادقین “ ۔

آپ غور فرمایئے کہ دیگر مسلمان ۔ جن کا آپ اپنے ۔ ۔ ۔ میں ذکر کرتے ہین ۔ ان کی حالت کیا ہے ؟ کیا وہ مقربان الٰہی سے ہیں ۔ یا راندہ درگاہ الٰہی ؟ بظاہر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر آپ کو وہ صالحین نظر آتے ہین تو ان سے تعلق وربط بڑہایئے نہین تو الگ رہیئے ۔ خاکسار رشید الدین

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت حجۃ الاسلام امام علیہ السلام خدا کے فضل اور تائید سے خدمت دین میں مصروف اور حقیقۃ الوحی کو زور شور سے لکھ رہے ہیں اور آپکا خادم کارخانہ الحکم اسے چہاپ رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۲) دسہرہ کی تعطیلات کیوجہ سے بہت سے احباب مختلف مقامات سے آئے ہوئے ہیں ۔ وسط ستمبر کے وسط مین تین روز شدید بارش ہوئی جسکی وجہ سے ڈہاب خوب بہر گئی ہے ۔ اسی شدت بارش کیوجہ سے آپکے ۔ ۔ ۔ خادم کے ایک حصہ مکان کو سخت صدمہ پہونچا ۔

لال کپڑے والی قبر کا نشان پورا ہو گیا

دیر ہوئی الحکم میں یہہ رؤیا حضرت حجۃ اللہ کا شائع ہو چکا ہوا ہے کہ آپ نے بہشتی مقبرے مین تیسری قبر پر **لال کپڑا** دیکھا جس سے مراد یہ تھی کہ تیسری قبر حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر کے علاوہ عورت کی ہوگی چنانچہ میاں مدد خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی اہلیہ نے اس رؤیا کو پورا کر دیا جو ۲۲ ۔ ستمبر ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئی اور بہشتی مقبرہ مین جگہ پائی خدا مغفرت کرے ۔

خواہشمند اطلاع دیں

دو معزز عہدہ دار جنکی تنخواہ چار سو روپیہ ماہوار اور معقول ترقی کی بہترین امیدیں ہیں شادی کے خواہشمند ہیں اور کسی شریف مسلمان خاندان میں قطع نظر احمدی غیر احمدی ۔ اور بلا امتیاز کسی فرقہ کے نکاح کرینگے ۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ یہ تعلق سید ۔ شیخ ۔ مغل ۔ پٹھان ۔ اعوان یا معزز جاٹوں کے خاندان سے ہو ۔ عہدہ دار مذکور کی ذاتی حیثیت اور اسکی خواہش نکاح کے لحاظ سے ضروری ہے کہ لڑکیاں ان صفات سے متصف ہوں جنکی توقع کی جاسکتی ہے ہر قسم کے امور کے متعلق ایڈیٹر الحکم سے خط وکتابت کی جاوے ۔

قابل تقلید نمونہ

منشی حبیب الرحمان صاحب احمدی رئیس حاجی پور ڈاکخانہ پھگواڑہ کی صاحبزادی فوت ہوگئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اس موقع پہ منشی صاحب موصوف نے مرحومہ کو ثواب پہونچانے کی نیت سے ایک نیک نمونہ اور قابل تقلید ذریعہ خیرات کا تجویز کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک پرچہ اردو اور ایک پرچہ انگریزی میگزین کا ۔ ایسا ہی الحکم ۔ اور بدر اور تشحیذ الاذہان اور تعلیم الاسلام وغیرہ کل رسایل اور اخبارات سلسلہ کو ہمیشہ کیلئے کسی غریب مگر شوقین احمدی کے نام جاری کرائے ہین ۔ اسلئے ایسی امیدوار مندرجہ بالا اخبارات یا رسایل کے منیجرون کے نام درخواست بھیجدیں ۔ منشی حبیب الرحمان صاحب نے ایک ایسی نیک کام کی ابتدا کی ہے جو مرحومین کیلئے الدال علی الخیر کفاعلہ کے موافق بہت بڑی نیکی اور ثواب کا موجب ہوگا ۔ اگر ہمارے احباب ہر قسم کی تقریبون پر ان ذرایع اشاعت ملت کا لحاظ رکھیں تو وہ بہت امداد کر سکتے ہیں ۔ آخر مین دعا ہے کہ خدا مرحومہ کو اپنے جوار رحمت مین جگہ دے اور اسکے مخدوم والدین اور برادران کو صبر جمیل ۔ آمین ۔

احمدی جماعتیں مرحومہ کا جنازہ پڑہین

لندن مین لکچر بازی

عورتوں کو مردوں کیطرح ووٹ کا حق ملنے پر لکچر دیتا ہے کبھی کبھی ایک اور شخص لکچر دیا کرتا ہے اسکا مضمون یہ ہوتا ہے ۔ کہ پارلیمنٹ کو چاہئیے کہ شراب نوشی انگلینڈ میں حکماً بند کرے کیونکہ انگلینڈ کی غریبی اور بیکاری کی اصلی وجہ یہی ہے ۔ کہ لوگ شراب پیتے ہیں ۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے اسبات کا بیڑا اٹھا رکھا ہے ۔ کہ شراب ۔ ۔ ۔ بند کرادونگا ۔ لوگ اسکی تقریر سنتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کچھ اثر ہوتا دکھائی نہیں دیتا مگر اسکا جوش اور ہمت قابل تعریف ہے کیونکہ شراب کے برخلاف بولنا انگلینڈ مین ہر شخص کے برخلاف بولنا ہے اس کے ساتھ ایک دو اور شخص ہوتے ہیں ۔ اسکے زور دار الفاظ ہوا کرتے ہین ۔ بس آج رات سے شراب کی تجارت انگلینڈ سے اکھڑ گئی ۔ اس شخص کے بائیں طرف ایک کثیر مجمع چار پانچ سو مرد وعورتوں کا ہوتا ہے ۔ جو مسٹر بریڈ لا وغیرہ کے ۔ ۔ ۔ ہیں ۔ انکا نام انجیل اور عیسائی مذہب کے خلاف پرچار کرنا ہے ۔ انکا خیال ہے کہ انگلینڈ انجیل کی اشاعت پر فضول لاکھوں روپیہ ہر سال خرچ کرتا ہے ۔ بہتر ہے ۔ کہ ان روپیوں کو دوسرے کاموں میں لگایا جائے ۔ مزدور پیشہ لوگ ان تقریرون کو بہت پسند کرتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ ان لوگون کے دلوں سے عیسائی مذہب کی بنیاد اکھڑتی جاتی ہے ۔ کسی روز بڑا تماشہ یہ ہوتا ہے کہ اس گروہ کے پاس آکر ایک عیسائی واعظ بھی شروع کر دیتا ہے تاکہ لوگ دوسرے گروہ کی تقریر نہ سن سکیں ۔ اور دونوں ایک دوسرے سے بڑھکر اونچا بولنے کی کوشش کرتے ہین ۔ اسی جگہ ایک بوڑھا عیسائی واعظ آتا ہے جو انجیل ہاتھ میں لے کر پڑھنا شروع کر دیتا ہے ۔ اسکا مضمون ہر روز **مسیح کی قبر سے نکل کر** آسمان کیطرف جانے کے متعلق ہوتا ہے ۔ عموماً اسکے پاس کوئی سننے والا نہیں ہوتا ۔ مگر وہ اکیلا بولتا رہتا ہے ۔ مین کئی دفعہ اسکے پاس کھڑا ہو جاتا ہوں ۔ جب کبھی کوئی عورت یا مرد پاس سے گذرے تو وہ بیچارہ لیڈیز وجنٹلمین کہدیتا ہے کسی کے دل میں رحم آئے ۔ تو سننے کیلئے اسکے

بابو سالگرام صاحب کی چٹھی کا جواب

رسالہ آریہ مسافر جالندہر جلد ۸ نمبر ۱۰ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء میں الہ آباد کے بابو سالگرام صاحب نے خاکسار کے نام ایک طول طویل کھلی چٹھی شایع کرائی ہے۔ اور اخبار پرکاش لاہور مورخہ ۷ اگست ۱۹۰۶ء میں ایک مضمون بعنوان مذہب اسلام اور لالہ جگدمبا پرشاد شایع ہوا ہے۔ اور آریہ گزٹ مورخہ ۹ اگست ۱۹۰۶ء میں بھی کچھ شایع ہوا ہے۔ ان سب کا بہت مختصر جواب لکھا جاتا ہے۔

میں بابو سالگرام صاحب کا بہت مشکور ہوں۔ کہ کم از کم انہوں نے سٹر دہرم پال صاحب کی مانند مجھے احمق بیوقوف پاگل جہنمی گندگی پر منہ مارنیوالا وغیرہ وغیرہ جیسے دل دکھانے والے الفاظ سے مخاطب نہیں کیا۔ اگرچہ آریہ سماج کے نئے برہم چاری جی مہاراج کے طرز کلام کو مد نظر رکھکر میں نے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ جبکہ نئے آریہ صاحب کو اس قدر مشاقی گالیاں دینے میں حاصل ہوئی تو پرانے آریوں کی تو بات ہی کیا کہنی ہے لیکن شاید بابو سالگرام صاحب نے میری نزدیک کی رشتہ داری کا خیال رکھا ہے۔ خیر آمدم بر سر مطلب بابو صاحب کی لمبی چوڑی تمہید کا لب لباب یہ ہے۔ کہ اگر مجھے اسلامی تعلیم پسند تھی تو میں مسلمان ہوجاتا۔ مگر رسالہ ترک ویدہرم وغیرہ شایع کرنا فضول تھا۔ بلکہ ایسا کرنا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں نے بلاوجہ اس قدر شور وغل آریہ سماج کے خلاف غلط فہمی پھیلانے کے لئے مچا رکھا ہے۔ کیونکہ ان کے خیال میں دنیا کا کوئی مذہب کسی حالت میں ٹوٹ نہیں سکتا۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر بابو سالگرام صاحب کی یہ بات ان کی شخصی رائے نہ سمجھی جاوے۔ بلکہ آریہ سماج کی مجموعی تعلیم کا ایک جزو سمجھ لیا جاوے۔ تو عوام معلوم ہو کہ خود آریہ صاحبان اس اصول کے خلاف عمل کر رہے ہیں جبکہ دنیا کا کوئی مذہب (حسب قول بابو سالگرام صاحب کسی حالت میں نیست ونابود ہو ہی نہیں سکتا تو پھر آریہ سماج عیسائیت، اسلام اور ہندو دہرم کی تردید میں کیوں اس قدر ترقی ایسے اشتہار کرتی رہتی ہے اور کیوں آریہ اوپدیشک صاحبان ان کی تردید میں لیکچر دیا کرتے ہیں۔

آگے چلکر بابو صاحب نے لکھا ہے۔ کہ میں آریہ سماج کا کوئی بڑا آدمی نہ تھا۔ جس کے نکل جانے سے سماج کا نقصان ہوا ہو۔ وغیرہ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے آج تک کبھی یہ بات خواب میں بھی نہیں کہی کہ میں آریہ سماج کا کوئی بڑا آدمی تھا یا یہ کہ میرے نکل جانے سے سماج کا نقصان ہوا پھر جب میرا یہ دعویٰ ہی نہیں اعتراض فضول ہے۔ لہذا اس کی تردید کرنی مجھے لازم نہیں اور اگر کسی اسلامی اخبار نے ایسا لکھا ہو۔ تو مجھ پر کوئی اعتراض عاید نہیں ہو سکتا۔

بابو سالگرام جی! جس سیالکوٹ کے اخبار کا آپ اس قدر زور کے ساتھ حوالہ دیتے ہیں وہ آج تک میں نے نہیں دیکھا (اور مضامین ایک اخبار سے دوسرے میں نقل بھی ہوجاتے ہیں) میں نے کبھی یہ ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی کہ میں آریہ سماج کا کوئی لیڈر یا رکن رہا ہوں۔ البتہ یہ میں نے سچ لکھا ہے۔ کہ میں آریہ سماج کا ایک ترپمی (محنتی) ہوں۔ اور اب بھی میں آریہ سماج کا پریمی ہوں کام خواہ ڈائرکٹ لی کیا جاوے یا Indirectly انڈائرکٹ لی (یعنے باواسطہ یا بلاواسطہ) ہاں ٹھیک ہے میں آریہ سماج کی خدمات کرتا رہا ہوں تنخواہ لیکر۔ لیکن افسوس کہ آپ کو یہ بات معلوم نہیں ہے۔ کہ خاکسار نے سرکاری و دیگر ملازمتیں کئی مرتبہ ترک کر کرکے آریہ سماج کی ملازمت کم تنخواہ پر منظور کر لی تھی۔ آپ کا یہ کہنا غلط ہے کہ سرکاری نوکری نہ ملنے سے (چونکہ ۲۵ سال سے عمر زیادہ ہے) میں سماج کا کام کرنا چاہتا تھا۔ جناب عالی! آپ سے شاید کبھی والد صاحب مرحوم نے ذکر کیا ہوگا کہ میں نے سرکاری محکمہ ڈاکخانہ جات کی ملازمت عـ۲۵ روپیہ ماہواری کی ترک کرکے آریہ سماج سے صرف عـ۱۵ روپیہ ماہواری گزران کے لئے لیکر کام شروع کیا تھا۔ اور افریقہ سے آنے پر الہ آباد میں ریلوے کی معقول ملازمت ملتی تھی (جن دنوں میں آپ سے بھی ملا تھا اور آپ کے لڑکی کی شادی کی متعلق گفتگو ہوئی تھی) مگر میں نے آریہ ورت [illegible] کی سبب ایڈیٹری پر [illegible] سمجھا تھا اور آخری واقعہ یوں ہے۔ کہ میں [illegible] میں آریہ سماج کی اوپدیش کی چھوڑنے کے بعد وہاں ہی سرکاری محکمہ سروے آف انڈیا میں للعـ۴۵ روپیہ ماہواری پر ملازم ہوگیا تھا جہاں سے [illegible] کرآیا تھا اور کانپور میں جن دنوں [illegible] آپ کے [illegible]

شہورت تارالن کلرک ریلوے (جو کہ میرا حقیقی بھائی ہے) کے پاس مقیم تھا۔ انہیں دنوں چونکہ برہما کو واپس جانا مجھے پسند نہ تھا۔ اس وجہ سے کئی جگہ ملازمتوں کی درخواستیں روانہ کی تہیں (جنہیں میں مراد آباد کے ریلوے سپرنٹنڈنٹ والی درخواست بھی شامل ہے) اور کمپنی کے ایک کمپنی نے مجھے عـ۳۰ روپیہ ماہواری پر مقرر کر لیا تھا۔ (اس کی تصدیق آپ اپنے داماد صاحب سے کر لیں) مگر وہاں نہ جاکر گورو کل سکندر آباد جا پہونچا۔ اور ارادہ کیا کہ پھر بھی آریہ سماج کے ایسے کاموں میں اپنے تئیں مشغول کروں۔ جو ہند و قوم کے بھلائی کے لئے ہیں۔ مثلاً گورو کل کی پختگی کے لئے مفصلات سے چندہ ایک جا کرنا وغیرہ پس آپ کو معلوم ہو۔ کہ للعـ۴۵ اور عـ۳۰ روپیہ کی ملازمتوں کی پرواہ نہ کرکے میں آریہ سماج سے صرف عـ۱۵ روپیہ لیکر کام کرنا فخر سمجھتا تھا (جو کہ دراصل میرا خبط تھا) اس شہادت پرکاش والے مضمون نگار صاحب کے الفاظ میں درج ہے۔ . . . .

. . . . ورنہ جگدمبا پرشاد کی خواہش اول یہ تھی کہ دیگر مذاہب کے لوگوں سے جو کچھ مجھے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس سے نہایت قلیل گزران پر آریہ سماج کی سیوا کرے۔ مگر افسوس آریہ سماج کی موجودہ حالت پر۔ کہ کیا جگدمبا پرشاد اس قابل بھی نہیں۔ کہ اس کو دس روپیہ ماہواری دیکر آریہ کام لے سکتے . . . . . .

کہیے بابو سالگرام جی! کیا آپ اب بھی یہی کہتے چلے جائینگے کہ میں بوجہ بیکاری اور بوجہ نہ ملنے دیگر ملازمت کے آریہ سماج کی خدمات کرتا رہا۔ یا یہ کہ للعـ۴۵ اور عـ۳۰ کے بجائے سماج سے عـ۱۵ مانگتا رہا (اور تو بھلا اور تو جدید سا تیسا۔ آپ کو یہ کہتے ہوئے کہ جگدمبا پرشاد کو کہیں نوکری نہیں مل سکتی شرم بھی نہ آئی۔ کیوں صاحب! آپ تو صرف اردو دان ہو کر اور کبھی گھر سے باہر نہ نکلنے پر پچیس ۲۵ روپیہ ماہواری حاصل کر [illegible] اور مجھ جیسا [illegible] انگریزی سنسکرت جاننے کے علاوہ کئی ممالک [illegible] ہندو سپرنڈنٹ [illegible] حاصل کر لینے اور [illegible] ممالک میں گھومنے کے بعد سوا آریہ سماج کے اور کوئی سہارا نہ رکھے۔ [illegible] افسوس! ایسی عقلمندی پر آریہ سماجی صاحبان تمام دنیا سے

پھر آپ نے [illegible] ہاں اس پر بھی میں یہ نہیں کہتا کہ میں آریہ سماج کیلئے باعث فخر تھا نہیں بلکہ میں مانتا ہوں۔ کہ مجھ جیسے بیوقوف لوگوں کا وہاں ایسی سماج میں کچھ کام نہیں ہے۔ پس ایسوں کو فوراً سے قبل باہر نکل جانا چاہئے۔

آریہ گزٹ والی درخواست کا حال یوں ہے۔ کہ سکندر آباد سے میں وہیں چلا گیا تھا۔ (بمبئی کی ملازمت پر بوجہ دیر ہوجانے کے نہ جا سکا۔) اور جبلپور دہلی نامی کارخانہ میں کام مل گیا تھا۔ انہیں دنوں مذہبی تحقیقات عیسایت اور اسلام کی کرتا رہا۔ اور اسلام میں ہوکر وہ ملازمت چھوڑ دی۔ مگر جیسا کہ میں نے رسالہ ترک ویدہرم حصہ دویم میں بیان کر دیا ہے۔ جب شدہی کی گئی تو ایسی اثنا میں آریہ گزٹ سب ایڈیٹری کی نوٹس دیکھکر وہاں درخواست روانہ کر دیا۔ لیکن اسکا جواب نہ آنے پایا تھا۔ کہ میں پھر اشدہ بن گیا (یعنے اسلام میں واپس چلا آیا) تاریخ ملاکر آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن اسلام میں داخل ہونے اور ملازمت کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بابو سالگرام جی۔! آپ نے بڑا بھاری ایک اعتراض دربارہ الہام کیا ہے اور دربارہ سن لیجئے کہ ۲ ستمبر ۱۹۰۶ء کو ہی کتاب آریہ سماج کے پول کا لکھنا جانا شروع ہوا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اسکا بہت سا حصہ لکھکر میں نے برہما سے بذریعہ رجسٹرڈ پیکٹ بنام پنڈت دوارکا پرشاد صاحب جو بے جنرل سیکرٹری سناتن ہند دہرم سبھا پریاگ الہ آباد واسطے ملاحظہ روانہ کیا تھا (تاکہ بعد نیاری کے وہ اس کی چھپائی کا انتظام اپنی سبھا کی جانب سے کریں) آپ ان صاحب سے مل کر اس بارہ میں تحقیقات کر سکتے ہیں۔ بیشک اسوقت میرا خیال اسلام میں داخل ہونے کا نہ تھا لیکن یہ قطعی فیصلہ تھا۔ کہ جلد یا دیر سے کتاب آریہ سماج کی پول شایع ہو گی۔ چنانچہ جب میں اسلام میں داخل ہوا۔ تو اب یہ کتاب تحفہ آریہ سماج کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔ ہاں آپکا یہ اعتراض ہے۔ کہ جب ملک برہما میں میرے خیالات آریہ سماج سے منحرف ہوگئے تھے تو پھر آریوں کے یہاں ملازمت کی درخواستیں کیوں کرتا رہا۔ پس آپ کو معلوم ہو کہ آریہ سماج میں اس وقت نصف سے زیادہ ایسے لوگ ملازم ہیں۔ جو دل سے آریہ نہیں۔ بلکہ سناتنی یا دہریہ ہیں چنانچہ

اخبار کی ایڈیٹری یا چندہ وصول کرنے کے لئے اوپدیش کی کا کام مجھے بہ نسبت کلرکی وغیرہ کے اس قدر افضل معلوم ہوتے تھے۔ کہ میں خیالات تبدیل ہو جانے پر بھی ذریعہ معاش انہی کاموں کو بنانا چاہتا تھا اور کسی طرح کیا کام کر کے اجرت حاصل کر لینا کوئی گناہ نہیں ہے۔ جب تک ان آریہ خدمات کو کرتا ہوا بھی میں کتاب آریہ سماج کی پول تیار کرتا رہ سکتا تھا اور کل ہو جانے پر کوئی نہ کوئی مطبع ضرور اسے چھاپ دیتا۔

آگے چل کر بابو سالگرام صاحب نے لکھا ہے کہ سب سے بڑھ کر وہ بات جس کے لئے قلم اٹھانی گئی یہ ہے۔ کہ میں نے اپنے باپ دادوں کی جائداد کے بقیہ موجودہ حصہ کا تخمینہ پانچ ہزار ظاہر کیا ہے۔ مگر بابو [illegible] وہ [illegible] ۱۲۰۰۰ کا پہنچتا ہے بابو سالگرام جی! آپ کے آنکھوں پر دیانندی گمراہ کنندہ تعلیم کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ پس یہ تو آپ سے کبھی خواب میں بھی نہیں امید کی جا سکتی۔ کہ آپ ایسے معاملات میں انصاف سے کام لیوینگے۔ اس امر کا آسان فیصلہ تو تب ہو۔ کہ کوئی غیر شخص جو مسلمان اور آریہ نہ ہو۔ وہ تحقیقات کر کے اپنی بے تعصبانہ رائے ظاہر کرے اس بارہ میں اگرچہ کسی قسم کی کوئی بحث بالکل فضول ہے۔ لیکن چونکہ آپ نہایت شوق سے سننے کے منتظر ہیں اسلئے سن لیجئے:-

مکان کا کرایہ اپنے ۳ روپیہ کا ہے جو کہ آپ کی تعصبانہ فرضی بکواس ہے آپ بابو دیبی پرشاد صاحب سے جو میرے چچا صاحب کے مکان میں رہتے ہیں۔ جا کر دریافت کر لیویں۔ کہ ۱۹۰۰ سنہ میں اس مکان کا کرایہ معہ ساڑھے سات روپیہ ملتا تھا یا نہیں (البتہ اب عرصہ دراز سے کرایہ پر دیا ہی نہیں گیا) پس الہ آباد شہر میں اور خاص اس محلہ اترسوئیا میں جہاں میرا مکان واقع ہے۔ مکانوں کی گرانی کے لحاظ سے ایک مکان جس کا کرایہ معہ روپیہ ماہواری ہو۔ یقیناً دو ہزار روپیہ سے زاید قیمت سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مکان کے سامنے اس قدر زمین موجود ہے۔ کہ ایک مکان اور بنایا جا سکتا ہے۔ پس ایسی جگہ پر خالی زمین کی لاگت بھی [illegible] اگر [illegible] کم

از کم اس زمین کی قیمت پانچ سو روپیہ سمجھنی چاہئے۔

اجی حضرت! آپ دیہات کے رہنے والے شہروں کے مکانوں کی قدر کیا جانے مکان کے بعد زمینداری کے حساب کتاب میں بھی اپنے فضول تعصبانہ بکواس کی ہے۔ موضع بجوریں بھی اب تک کچھ حصہ موجود ہے۔ موضع سلوکھرا کے علاوہ اور کئی مواضعات میں جناب والد صاحب مرحوم کے نام حصہ جات موجود ہیں۔ جن کا مفصل احوال آپ بابو دیبی پرشاد صاحب سے دریافت کر سکتے ہیں۔ شروع سے وہ ہی بطور منیجر کام کیا کرتے ہیں۔ پس ان سب حصہ جات کو ایک جا کرنے سے یقیناً کم از کم ڈھائی ہزار کی مالیت ہو سکتی ہے! ور یہ تو آپ کی نہایت عجیب و غریب قانون دانی ہے۔ کہ میرے بھتیجے لکشمی شنکر کی موجودگی کے باعث آپ مجھے وراثت سے خارج کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہو کہ باپ چچا کی حین حیات میں لڑکے بھتیجوں کا کوئی حق وراثت کی جائداد پر نہیں رہا کرتا اور جب کہ عزیز لکشمی شنکر کو میں نے خود اپنا وارث بنایا ہے (دیکھو سرٹیفکیٹ موچول فنڈ نمبر ۱) اور اسکی پرورش و تعلیم وغیرہ کا انتظام اب بھی (وائیندہ بھی) مجھے ہی کرنا پڑتا ہے۔ اور اسکی والدہ یعنی جناب بھاوج صاحبہ مجھے تمام حساب کتاب خانگی ایک ایک پیسے کا اپنے خطوط ہندی میں لکھکر یہاں برابر بلا ناغہ بھیجا کرتی ہیں (واضح ہو کہ اسلام یہ نہیں کہتا کہ کوئی ذاتی خیالات تبدیل ہونے کے باعث یا مذہب تبدیل کر لینے پر پچھلے تعلقات توڑ دیوے اگرچہ الہ آباد کے کایستھ صاحبان اب میرے ساتھ کھانا پینا بھی نہ کرینگے۔ لیکن میں ان سب کو جن سے جو رشتہ ہے برابر ویسا ہی برتاؤ کرتا ہوں جسکی تحقیقات آپ اپنے داماد وغیرہ سے کر سکتے ہیں) تو آپ کا یہ کہنا کہ میری موجودگی یا وہ [illegible] کا مالک ہو [illegible] غلطی ہی نہیں۔ بلکہ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ کو تعصب نے اسقدر گمراہ کر دیا ہے کہ معمولی باتیں بھی [illegible] لا کی [illegible] افسوس۔ صد افسوس؟

آگے آپ نے میرے چچا صاحب کی جائداد کے حقیقت کے بارہ میں اعتراض کیا ہے پس یہ بھی آپکی عدم واقفیت ہندو قانونی یا تعصب کے خندق میں گرنے کا ہی اظہار کرتا ہے جناب عالی! ہندو لا کے مطابق موروثی جائداد ان نائی کو نہیں پہونچا کرتی ہیں۔ اگر بابو کیلاش شنکر صاحب مرحوم کی ذاتی پیدا کی ہوئی جائداد ہوتی تو انکو تائی کو پہونچتی مگر موروثی جائداد خاندان والوں کا ہی

حق رہا کرتا ہے لیکن نہ لینا نہ دینا مفت کی ٹھائیں ٹھائیں سے کیا حاصل میں کوئی ایسا دعویٰ تو کرنے ہی لگا تھا پھر ایسے معاملات پر بحث کرنے کی کیا ضرورت ہے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آئے دن عدالتوں میں ایسے ہزاروں مقدمہ جات ہوا کرتے ہیں۔ دو فریق اس قسم کے مقدموں کو دائر کیا کرتے ہیں ہر ایک اپنا اپنا حق ظاہر کیا کرتا ہے لیکن چونکہ مجھے ایسی کوئی کارروائی کرنی نہیں ہے اس وجہ سے اس بارہ میں کچھ کہنا سننا فضول ہے۔ ان باتوں کا پتہ ان لوگوں کو رہا کرتا ہے جن کے یہاں پشت ہا پشت سے جائدادیں کم و بیش رہا کرتی ہیں۔ لیکن جناب من! ایکوں معاملات کا کیا پتہ آپ کی بلا جانے آپ نے اس کوچہ کی ہوا ہی نہیں کھائی۔ آپ تو صرف دفتر کے بستوں کو الماریوں میں بند کرتے رہا کریں۔

ایک بڑا اعتراض آپ کا دربارہ ماس کے ہے لیکن افسوس کہ میں آپکی ایسی باتوں کو اس وقت تک سننے کیلئے بھی تیار نہیں۔ جب تک کہ آپ عالمان اسلام کے ایسے فتوے لیکر میرے پاس نہ روانہ کریں۔ کہ جو شخص گوشت نہیں کھاتا وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ البتہ جب آپ ایسے فتویٰ میرے پاس پہونچا دیوینگے۔ تو میں اسلام کو آخری سلام کہدونگا اور جو کہ آپ نے سناتن ہندو دھرم کے باتوں سے اسلام کی باتوں کا مقابلہ کر کے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ جس شخص کو ہندو دھرم کی باتیں غلط معلوم ہونگی اسکو اسلام کی ایسی ہی باتیں کیونکر صحیح معلوم ہو سکتی ہیں پس اسکا جواب یہ ہے کہ علاوہ ان سب باتوں کے جن کا آپنے ذکر کیا ہے۔ (بلا لحاظ اس کے کہ وہ قابل تسلیم ہیں یا نہیں) ہندو دھرم کا اصل اصول یہ ہے کہ وید ان میں دیوتا پرستی موجود ہے جبکہ اسلام سوا ایک وحدہ لاشریک پرمیشور کے سوا اور کسی کو سجدہ کرنے نہیں دیتا اس کے علاوہ ہندو دھرم میں شیو وشنو برہما وغیرہ کے جھگڑوں اور لنگ پوجا وغیرہ کو کوئی سمجھدار صحیح نہیں مان سکتا۔

آگے آپنے لکھا ہے کہ جب کہ سنسکرت [illegible] اس لئے حمد و ثنائیں میں کہتا ہوں کہ خدا ہر ایک زبان کو سمجھ سکتا تو نام میں نے کیوں تبدیل کیا۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر پرکاش وغیرہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ میں اپنا دستخط جگدمبا پرشاد ورما ہی کیا کرتا ہوں۔ میرا نام عبد العزیز ان مولانا صاحب نے رکھ دیا ہے جنہوں نے مجھے اسلام میں داخل کیا ہے اور آپکو معلوم ہو کہ میں ستے وغیرہ الفاظ حسب سابق بدستور استعمال کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بھگوت گیتا اور اپنشدوں کا پاٹھ بھی میں سابق بدستور کیا کرتا ہوں۔ اگر سب کام اسلامی اصولوں کے خلاف ہیں تو آپ ضرور علماء اسلام سے فتویٰ دلائیے۔

میں دوبارہ کہتا۔ کہ مجھے سنسکرت شلوک اور منتر پڑھنے میں اسلئے آنند آتا ہے کہ ان کے معنے مطلب کو پڑھنے وقت خوب سمجھ لیتا ہوں اس معمہ کو تب سمجھئے کہ آپ کچھ سنسکرت جانتے ہوتے مگر افسوس کہ اپنے اسقدر حصہ سے آریہ سماج بن کر اسلامی کتب بینی میں تو وقت ضایع کیا۔ مگر اپنی مذہب کی اصلی زبان سنسکرت کو باوجود سوامی جی مہاراج کی خاص ہدایت ہونے کا بھی نہ سیکھا۔ اجی جناب!

اجی جناب! اردو زبان کے الفاظ میں وہ لطف نہیں آسکتا جو ایک عربی دان کو عربی میں یا ایک سنسکرت دان کو سنسکرت میں آسکتا ہے۔ اس ہی چٹھی میں ایک نوٹ دیکر آریہ مسافر کو ایڈیٹر صاحب نے بھی یہ ظاہر کرنا چاہا ہے کہ نوشہرہ کی بیوہ کو میں نے اسلئے چھوڑ دیا تھا۔ کہ میں ایک خاص قسم کے مرض میں مبتلا تھا۔ پس حقیقت یہ ہے کہ یہ آریہ سماجیوں کی خوش انتظامی ہے کہ وہ مجھ جیسے سیدھے سادے لوگوں کو تباہ و برباد کیا کرتے ہیں وہ بیوہ اول درجہ کی فاحشہ عورت تھی چنانچہ اس نے اثنا گفتگو میں یہ ظاہر کیا کہ دراصل **وہ بیوہ نہ تھی۔ بلکہ اس کا پہلا خاوند بریلی میں موجود تھا۔** اور ایسی وجہ سے وہ میرے ہمراہ مقام رانچی بہار کو بریلی کے راستہ سے چلنے کیلئے تیار نہیں تھی تو یہ حال سنکر اس خوف سے کہ اس کا پہلا خاوند جو زندہ تھا (اور یہ آوارہ عورت اس سے لڑائی ہو جانے پر بھاگ آئی اور سماج والوں سے اپنے تئیں بیوہ ظاہر کر دیا) کہیں کوئی دعویٰ نہ کر دیوے میں نے اس کا ساتھ چھوڑنا مناسب سمجھا۔ آگے بابو سالگرام صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ''. . . . . . . مگر ایسی قابلیت آپ میں کبھی نہیں ہوئی کہ آریہ سماج کے معمولی علماء میں بھی آپکا شمار ہوا ہو اور نہ اصولاً ایسا ہو سکتا تھا . . . آپ کے نئے ہوا خواہ آپ کی پوزیشن کے متعلق خواہ مخواہ دیدہ و دانستہ غلط بیانی کر کے ناواقفوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں . . . اور آپ ہیں کہ ان جھوٹے تعریفی کلمات کو شربت کے گھونٹ کی طرح پیئے جاتے ہیں ''۔

اچھا مہاراج! لیجئے آپ کی اس نصیحت کو میں بسر و چشم قبول کر کے اسی وقت حسب ذیل اعلان جاری کرتا ہوں۔

باقی آئندہ

سلسلہ کے لئے دیکھو الحکم — نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۶ء

امرتسری منکر کو دعوت

کامیابی ہوئی کسے ان میں —
نہ گری کس کی گور کا نوہ میں کسکو [illegible]
کہ [illegible] فیصلہ کی ہتک عزت کا
کرم دین

کس نے پائی شکست و کہاں ہار
کسکی حالت ہوئی تھی زار و نزار
جہلم ہم نہیں دیکھو [illegible]

کیا کلارک مقدمہ جیتا
کسنے مسجد کا راہ بند کیا
کیا کرم دین کامیاب ہوا
ایک بار جہلم میں دو

یا محمد حسین اسکا یار
کسنے گروائی اسکی دیوار
یا کہ ہارا کچہری میں دوبار
بھی بار گورداسپور میں

نوٹ: ۱۸۹۷ء ڈاکٹر کلارک صاحب پادری امرتسری نے جو مقدمہ قتل کا الزام لگاکر دائر کیا تھا اس کا فیصلہ حسب وعدہ خداوندی " فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا۔

۲۳ اگست ۱۸۹۷ء کو عدالت مسٹر ڈگلس صاحب سٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور سے یوں ہوا " جہانتک ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ سے تعلق ہے ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے کہ غلام احمد سے حفظ امن کی ضمانت لیجاوے یا یہ کہ مقدمہ پولیس کے سپرد کیا جائے لہذا بری کئے جاتے ہیں [illegible]

۱۸۹۴ء اس مقدمہ میں محمد حسین بٹالوی پادری صاحب کا گواہ بنکر مرزا صاحب عم کی ذلت دیکھنے آیا تھا مگر [illegible] ایک [illegible] نے

مفلسی [illegible] بذریعہ [illegible] نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے ایک اشتہار کی بنا پر جو انعامی ایک ہزار روپیہ کا بتا کر عیسائیان [illegible] اس شرط پر شائع کیا تھا کہ اگر مسیح علیہ السلام کے معجزات اور پیشگوئیاں کوئی عیسائی یہ ثابت کرے [illegible] تعداد میں بڑھکر [illegible] کر دے تو اس کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ اسپر مولوی [illegible] نے چند معجزات مسیح عم کے از روی قرآن شریف بیان کرکے بہت افلاس کے بارے سے معاسی میں ایک ہزار روپیہ انعام لانے کی تحریک [illegible] عیسائیاں نالش [illegible] جو کہ [illegible] مدعا علیہ (مرزا صاحب علیہ السلام) کا بذریعہ [illegible] خدا نے فتح عطا فرمائی اور بیچارہ مفلس [illegible] افلاس [illegible] مبتلا رہا

۱۹۰۰ء شرکا ء حضرت اقدس نے جو نئی مسجد قادیان کا راستہ اپنے طرف سے بند کر دیا ان زیون کو بڑا بکر کاٹ کیرا نا پڑا۔ بذریعہ عدالت چارہ جوئی کرکے کامیابی حاصل ہوئی کہ خانگا وہ دیوار گرائی گئی اور مرزا صاحب علیہ السلام کا خرچہ مقدمہ مدعا علیہم ڈالا گیا جسکو حضرت اقدس نے ازراہ کریمانہ معاف کر دیا اور وصول نہیں کیا

جہلم مولوی کرم دین سکن بھین نے جہلم میں بعدالت رائے سنسار چند صاحب دواسسٹنٹ کمشنر ایر واقعہ ۱۹۰۳ء ۵۰۰ تعزیرات ہند برخلاف حضرت مرزا صاحب اس بنا پر دائر کئے کہ مولوی محمد حسین فیضی متوفی جو میرا حقیقی بھنوئی تھا اس کی نسبت مرزا صاحب و دیگر مریدان مرزا صاحب نے ہتک آمیز کلمات تحریر کرکے شائع کئے ہیں جس سے متوفی کی ہتک عزت ہوئی۔ اس کا فیصلہ حسب وعدہ ہائی خداوندی مندرجہ بالا جد تحریر ہوا تا مجسٹریٹ صاحب ممدوح نے باین الفاظ فرمایا " کہ بوجوہات بالا ہماری رائے میں مستغیث کرم دین کو ان ہر دو استغاثات کے دائر کرنے کا کوئی منصب [illegible] کی بیران بیوہ و پسر متوفی نہیں [illegible] خواہ وہ ان پڑھ ہیں [illegible] ہو سکے [illegible] اور خواہ اس کو (کرم دین) خود زیادہ رنج ان الفاظ سے ہوا ہے کہ جو ملزمان نے متوفی محمد حسین کے بارے میں [illegible] تحریرات متدعویہ میں درج کے ہیں (۱۰) پس ہم ان ہر دو استغاثات کو خارج کرکے داخل [illegible] کرتے ہیں اور ملزمان کو رہا کرتے ہیں " ۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء دستخط حاکم مجوزہ۔

ان مقدمات کی نگرانی بھی کرم الدین نے بعدالت صاحب سشن جج بہادر جہلم کی۔ جو ۹ مئی ۱۹۰۳ء کو خارج ہوکر کرم دین کو خائب و خاسر ہونا پڑا۔ فالحمد للہ علی ذالک

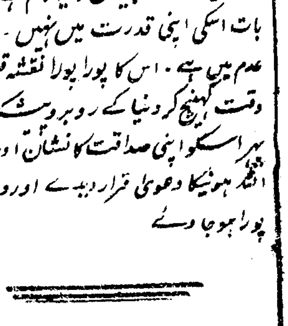
بعد ناکامی و نامرادی از مقدمات جہلم کے اپنی عزت بڑھانے کے واسطے کرم دین نے حضرت مرزا صاحب پر صواعق الرحمٰن والی پیشگوئی مندرجہ [illegible] ۲۹ [illegible] مذکورہ بالا کے الفاظ لئیم اور کذاب اپنی ازالہ حیثیت کا دوسرا مقدمہ جہلم میں دائر کیا جو بنابر درخواست حضرت اقدس بحکم چیف کورٹ منتقل ہوکر بعدالت گورداسپور میں آگیا۔ جس کا فیصلہ حسب فرمودہ الٰہی بذریعہ خوشخط [illegible] عدالت اعلیٰ (اپیل) کے ۷ جنوری ۱۹۰۵ء کو باین الفاظ صادر ہوا۔ " ہمارے خیال میں ہتک آمیز الفاظ کا استعمال یہانتک درست تھا کہ ہم مستغیث (کرم دین) کی مدد نہ کرتے اگرچہ الفاظ مذکورہ (لئیم و کذاب) کسیقدر اس سے بڑھکر بھی ہوتے۔ . . . ملزمان (مرزا صاحب عم) کی پاس ایسی شہادت موجود ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستغیث کی کوئی ایسی حیثیت نہیں جسکا ازالہ ہوا ہمکو اس شہادت کا رد کرنا بالکل ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ جیساکہ مجسٹریٹ صاحب نے کیا ہے . . . . . اخیر پر اس میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ یہ قرار دیا جاوے کہ ملزمان (مرزا صاحب عم) نے نیک نیتی سے کارروائی کی ہے مرزا کے مذہبی دعاوی کا سوال ایک پبلک دلچسپی کا سوال تھا ہر ایک شخص کو مرزا کی حیثیت کا اندازہ مرزا کے اپنے خیال کے مطابق لگانا چاہیئے۔ بیشک وہ اپنے آپ کو ایک طرح سے ملہم باور کرتا ہے۔ اور اپنے مریدوں اور عوام الناس کے واسطے وہ ان اتہامات کی تردید کرنا جو خود اس کے اور اس کی مذہبی حیثیت اور اعتقادات کے برخلاف لگائے جاویں اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اگر کسی شخص کو ایسے مذہبی مباحثوں میں بہت کم دلچسپی ہو تو بھی ہر ایک کو خیال کرنا چاہیے کہ ان اشخاص کے لئے جو ان اصولوں کے پیرو ہیں وہ بہت وقعت رکھتے ہیں۔ ہم قرار دیتے ہیں کہ ملزم نمبر (۱) (مرزا صاحب عم) جہانتک اس معاملہ کا ان کی ذات سے تعلق تھا اس کی (اپنی آرٹیکلوں کے) جواب میں اس امر کا بالکل مستحق تھا کہ وہ مستغیث (کرم دین) پر ایسا اتہام لگاتا جسکو ہم نے الواقعہ راست قرار دیتے ہیں اور جوکہ مستغیث (کرم دین) کے خود اپنے عمل سے بھی ایسا ہی (یعنے لئیم اور کذاب ہونا) ظاہر ہوتا ہے۔ تاکہ عوام الناس اس امر کا اندازہ لگا سکیں کہ مستغیث (کرم دین) کے فعل اور قول کی کیا وقعت ہونی چاہئے

. . . . . پس ہم قرار دیتے ہیں۔ کہ ملزمان حفاظت استثنا نمبر ۱ و نمبر ۹ دفعہ ۴۹۹ تعزیرات ہند سے ہوتی ہے بہت ہی افسوس ہے کہ ایسے مقدمہ میں جو کارروائی کے ابتدائی مرحلہ پر ہی خارج کیا جانا چاہئے تھا اس قدر وقت ضائع کیا گیا ہے۔ لہذا ہر دو ملزمان مرزا غلام احمد و حکیم فضل دین بری کئے جاتے ہیں انکا جرمانہ واپس دیا جاویگا۔ ۷ جنوری ۱۹۰۵ء دستخط۔ مسٹر اے۔ ای ہری صاحب بہادر سشن جج امرتسر دستخط دیوان چند مترجم محکمہ صاحب سشن جج امرتسر

انتہی ملخصًا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب خدا تم کو وہ دل عطا کرے۔ جس سے تم سمجھ سکو خدارا ذرا انصاف سے ایک طرف تو پیشگوئی مندرجہ الحکم مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۳ء دربارہ انجام مقامات سامنے رکھو اور دوسری جانب عدالت اپیل کا فیصلہ رکھکر حرف بحرف پیشگوئی کے مفہوم کے ساتھ ملا لو۔ اور دیکھو کہ کیا انسان ضعیف البیان کا یہ کام ہے کہ جو بات اسکی اپنی قدرت میں نہیں۔ اور ہنوز عدم میں ہے۔ اس کا پورا پورا نقشہ قبل از وقت کھینچ کر دنیا کے روبرو پیشکر کے پھر اسکو اپنی صداقت کا نشان اور منجانب اللہ ہونیکا دعویٰ قرار دیدے اور ویسا ہی پورا ہو جاوے

باقی آئندہ



میرا قادیان کا سفر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

میر دہان سے گہر آئی دوپہر کا کہانا کہایا کچھ دیر آرام کیا ظہر کی نماز پڑھکر خدمت بابرکت میں جا حاضر ہوئی حضرت اقدس نماز سے فارغ ہو کر حقیقۃ الوحی کتاب لکھ رہے تھے۔ کوئی [illegible] سادہ وقت ام المومنین کی خدمت میں [illegible] کہین سے آئی ہوئی تہین ہم بیان ام المومنین کے اعلیٰ اخلاق نے ثابت کر دیا کہ [illegible] نیک بختی خوش خلقی حلیمی بردباری دینداری کی کمی تہین [illegible] مرزا صاحب کے ہان دینداری کا کیا حال ہے۔ نماز کے اوقات [illegible] ذرا دیدے تھے بچہ سے لیکر بوڑہے تک کیا مرد کیا عورت بڑے ہی خشوع خضوع سے [illegible] نظر آتے تھے۔ قادیان میں سوا قرآن کریم اور نماز پڑھنے کے کوئی دوسرا کام ہی نہین۔ اذان اوّل وقت دی جاتی ہے اللہ اکبر کی صدا [illegible] سارا قصبہ گونج اٹھتا ہے [illegible] کہتی ہیں مرزا صاحب [illegible] دینداری بے نظیر ہے [illegible] ام المومنین کی نماز کا [illegible] واقعہ بیان کرتی ہوں۔ کہ وہ نماز پڑھ رہی تہیں اور میری چہوٹی [illegible] کے پاس [illegible] میں نے دیکھا کہ آپ نماز میں زار زار رو رہی ہیں۔ [illegible] دو بچے [illegible] تر ہو گیا [illegible] گارہ بلکہ [illegible] اور [illegible] بیان [illegible] ایک طرح [illegible] بیوی صاحبہ [illegible] بیس اور پتلون [illegible] پاجامہ اور [illegible] ہیں (میں نے [illegible] جواب دیا کہ وہ ذرا دنیا کے یاد [illegible] ہیں [illegible] جیسا ان کا دل چاہے لباس [illegible] کوئی [illegible] تکلف بھی نہین کرتین۔ مگر میرا مشاہدہ ہے کہ ان کے پاس [illegible] نہیں ہوا [illegible] اور حلم کی [illegible] سال سے کوئی بچہ [illegible]

[illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] مولوی [illegible] صاحب کی بیوی صاحبہ [illegible] صاحب بھی گہر پر تشریف [illegible] سے [illegible] آئے بہت دیر تک ادہر ادہر کی باتین ہوتی رہیں۔ اسی دن ہمارے سب آدمیوں نے بیعت کی۔ [illegible] حکیم صاحب کے ہان سے اٹھکر حضرت صاحب کے پاس [illegible] بیعت کے واسطے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا [illegible] کے لیجاوے گی عصر کے بعد حاضر خدمت ہوئے ایک قصیدہ جو کہ بھائی [illegible] صاحب نے تحفۃً حضرت صاحب کیواسطے [illegible] خدمت بابرکت میں پیش کیا اور عرض کی کہ اگر ارشاد ہو تو پڑھکر سناؤن۔ آپ نے فرمایا پڑھو میں کہڑی ہو کر پڑھنے لگی آپ نے مجھے اپنے برابر پلنگ پر بیٹھنے کا ارشاد کیا۔ جونہی قصیدہ پڑھنا شروع کیا تھا کہ حضرت صاحب کی رعب سے بدن پسینہ پسینہ ہو گیا۔ جب پڑھ چکی تو حضرت صاحب نے نظم خود پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ اسکو مفتی محمد صادق صاحب کو دیدینا وہ بدر مین چہاپ دینگے۔ بیعت کیواسطے عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ صبح کو بیعت لیجاوے گی۔

گہر آئے تو مفتی صاحب ہمارے ہان ہی بیٹھے ہوئے تہے انکو دیدی تھی جو کہ بدر مین چھپ بھی گئی ہے۔ ۱۸ [illegible] صبح کو خدمت شریف میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے ہی کہنے بیعت کرنی ہے میں نے کہا [illegible] آپ چارپائی پر بیٹھے ہوئے تہے [illegible] زمین پر غالیچہ بچہا دیا گیا ہم اس پر بیٹھ گئیں (واضح ہو کہ مردوں کی بیعت تو ہاتھ پر ہاتھ رکھکر لیجاتی ہے مگر عورتوں کی صرف آپکے کہنے پر ہوجاتی ہے) حضرت صاحب نے کہا کہ جو لفظ میں کہون وہی تم بھی میرے پیچھے کہتے آنا پہلے اشھد ان لا الہ الا اللہ والا سارا کلمہ پڑھایا پہر کہا کہ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون کا اقرار کرتی جن میں میں گرفتار تہی اور سچے دل سے اقرار کرتی ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتی رہون گی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھون گی (اسوقت میری آنکہیں تر ہو گئیں) اور دعا کی الٰہی تو ہی ثابت قدم رکہیو۔ پہر استغفر اللہ تین دفعہ رب انی ظلمت نفسی والی ساری دعا پڑہائی بعد اسکے دعائے خیر کی۔

اس وقت ہماری خوشی حد سے بڑھی ہوئی تہی اور دل گواہی دے رہا تہا کہ ضرور ہم صراط مستقیم پر آ گئے۔ میرے سسرال والے جانے کو طیار ہو گئے۔ پہلے جانے کا نام سنتا [illegible] آنکھوں سے [illegible] ام المومنین کے پاس

[illegible] گئی اونہوں نے مجھے [illegible] منتظر ہو رہے کہا شاید میں کل [illegible] جس سے بیوی صاحبہ [illegible] اونہوں نے میری والدہ کی [illegible] کا حال [illegible] کیا میں نے اپنی والدہ کی ناگہانی موت کا حال کہہ سنایا جس سے بیوی صاحبہ کی چشم مبارک پر ہو گئیں اور فرمانے لگی لڑکی تو نے میرے دلکو دو صدمے دیئے ہیں پہلا تو تمہارے جانے کا تھا دوسرا تمہاری والدہ کی موت کا۔ یہ لکھنا ضروری ہے کہ بیوی صاحبہ بڑی ہمدرد اور رقیق القلب ہیں دوسرے کے غم کو اپنا ہی غم تصور کرتی ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرنا ان کا شیوہ ہے یہاں مجھے ایک بات یاد آگئی جس کا لکھنا خالی از مصلحت نہین ہوگا۔

میرا گیارہ سالہ بھائی جو کہ عرصہ ۹ ماہ سے قادیان میں تعلیم پاتا ہے دو ماہ ہوئے [illegible] کے پاؤن اتفاقاً گڈے کے نیچے [illegible] جسمین کہ ۶ بوریا گندم کی لدی ہوئی تہین سخت زخمی ہو گیا تھا قریباً ٹوٹ چکا تہا اس کے سیدھا ہونے کی بالکل امید نہ تہی۔ جو ہمدردی اس بچہ کے ساتھ فرقہ احمدیہ نے کی ہے وہ قابل تعریف ہے حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب نے بمعہ اہلبیت مفتی محمد صادق نے بمعہ اہلبیت مولوی محمد علی صاحب نے بمعہ اہلبیت خود حضرت اقدس اور ام المومنین نے رو رو کر نیم شب کو دعائیں مانگیں۔ خداوند دو عالم نے ان بزرگوں کی دعاؤں کو سنا تہوڑے ہی دنوں میں بچہ کو صحت ہو گئی اب وہ صحیح سالم چلتا پھرتا ہے۔ اگر کسی نے اخلاق رسولی [illegible] ہو تو احمدیہ جماعت میں دیکھے ان میں ہی ہمدردی عود کر آئی ہے جو حضرت صلعم کے مبارک زمانہ میں [illegible] تہی۔ ۱۸ تاریخ کی شب [illegible] بجے [illegible] ۱۹ کو علی الصباح ہی حکیم الامۃ مولوی صاحب [illegible] ہان گئی وہ اس وقت عورتوں کو قرآن مجید پڑھا رہے تہے ان سے اپنے جانے کا ذکر کیا [illegible] وہان ٹہیر کر حضرت اقدس [illegible] اجازت طلب کرنے کیواسطے [illegible] ساس صاحبہ کی ساتھ تہین حضرت صاحب [illegible] نے چھوڑ دیا اور ہماری طرف مخاطب ہو کر [illegible] تقریر کی جو کہ ہمیشہ کیواسطے یاد رکھنے کے قابل ہے اور زرین حروف سے لکھکر [illegible] سامنے رکھنے والی ہے آپ نے فرمایا تمام چیزین حرام کہانی گناہ ہین مگر غصہ جو کہ حرام ہے اس کا کہانا ثواب میں داخل ہے۔ ہمارے مخالف ہمین گالیان [illegible] خدا لگتی کہتے ہیں جنکو ہم پڑھ کر یہی دعا دیتے ہیں کہ خدا انہیں ہدایت دے۔ جب لڑکی بیاہی جاتی ہے تو اس کے ہاتھ مین دو چار بیان ہوتی ہیں

ایک صلاح کی اور دوسری لڑائی [illegible] کی جس دروازہ کو چاہے کہول [illegible] خوش [illegible] ہیں وہ عورتیں جنہوں نے صلاح کا دروازہ کہولا۔ لڑکیوں کو [illegible] ساس کی نہایت تابعداری کرلی چاہیے کیونکہ بعد از شادی لڑکی کا تعلق اپنے والدین سے [illegible] ساس [illegible] ہو جاتا ہے اسی واسطے انکے ادب کو ہر وقت ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے انکی جھکیوں کو [illegible] قبول کر لینا چاہیئے تعلیم [illegible] لڑکی اپنے آپکو ہر درجہ کا تابعدار ثابت کرے [illegible] ہی بدبخت ہیں وہ عورتین جو اپنے شوہروں کو انکے والدینوں سے برگشتہ کرنے کی تجویزین کرتی ہیں ان کو کبھی فلاح دارین نصیب نہین ہوگی"

حضرت جی کی اس موثر اور پر زور تقریر سے سارا جسم کانپ گیا اوسی وقت سے اپنے دلمین عہد کر لیا کہ جہانتک ممکن ہوسکے گا ان کی فرمانبرداری سے گریز نہین کرون گی حضرت اقدس سے رخصت ہو کر گہر آئے ہمیں ملنے کیواسطے حکیم الامۃ بھی تشریف لے آئے اشکبار تو پہلے ہی تہے پہر بڑی علمی پر از تاثیر وعظ کہی جس کا لب لباب یہ تہا "فراخی کے وقت انسان کو متکبر نہین ہو جانا چاہیئے کیونکہ ہمنے کئی خاندان دیکھے جو کہ بڑے ذی جاہ تہے مگر اب کوڑی کے محتاج ہین ان کی آن میں مٹ گئے۔ اور فرمایا کہ میں اپنی اولاد کیواسطے یہی دعا مانگتا ہون۔ کہ الٰہی انہین اتنا دیجو جتنے میں کہ وہ گذارہ کر سکین جمع کرنے کیواسطے نہ دینا۔ مبادا ان میں تکبر آجاوے۔ [illegible] حکیم صاحب [illegible] ایک گھنٹہ بیٹھے رہے [illegible] صاحب [illegible] کی بیوی [illegible] کا اتفاق ہوا جو کہ نہایت ہی خلیق اور ملنسار ہیں۔ [illegible] ایک [illegible] اخلاق کی تعریف [illegible] ایک دفعہ [illegible] میرے دینی بہنو بہائیو اگر آپنے حضرت رسول کے وقت کی مہمان نوازی دیکھنی ہے تو آؤ اس کا زندہ نمونہ قادیان میں پاؤ گے ہم جتنے دن وہان رہے ہیں موسم نہایت ہی خوشگوار رہا ہے ہر روز بارش ہوتی رہی۔

اب دن کے دس بج چکے میرے چلنے کا وقت قریب آگیا مجھپر اسوقت جانا نہایت ہی شاق گذرا کیونکہ میں اپنے بہائی سے جسکو میں قریباً [illegible] کے بعد ملی تہی اس سے جدا ہونے کو جی نہیں چاہتا تہا اور میرے والدین بھی ناخوش تھے مگر میں حضرت جی کی نصیحت کو بھول نہیں سکتی تہی۔ ان کے ساتھ چل پڑی۔ ایک دارالامان سے جدا ہونے کو دل نہیں چاہتا دوسرے والدین

کی ناراضگی بھائی بہنوں کی جدائی [illegible] عنقریب ہی ڈھا دیا [illegible] آنسوؤں کی لڑی بند دھ گئی [illegible] ہو اسارا راہ آنسو نہ سوکھے [illegible] مگر صبح والی گاڑی چلی گئی [illegible] بجو پیر ہوئی شام کے [illegible] گاڑی [illegible] کراچی آئے رات وہیں رہتے - وہاں سے [illegible] سات بجے کی گاڑی میں پھر [illegible] میں دل [illegible] گھبرا رہا تھا والدین کی ناراضگی دل کو بیٹھے ڈالتی تھی جس وقت [illegible] آباد [illegible] آیا دل کا عجب عالم ہوگیا کیونکہ [illegible] نامہربان رشتہ دار میں) وزیر آباد [illegible] محنت گھبراہٹ ماری اشکوں کو [illegible] بے اختیار نکل نکل آتے ملک وال سے گاڑی کا بدلنا تھا گذشتہ [illegible] آنکھوں کے سامنے پھر گئے [illegible] ہوگئی - افسوس کہ اس وقت میرے پاس قرآن مجید [illegible] تسلی کا باعث ہوتا [illegible] پاس سلک [illegible] شروع کیا [illegible] کچھ فرحت آنے لگی [illegible] گاڑی [illegible] چلیلی [illegible] ایسا اثر کیا کہ ۲۰ کی شام کو [illegible] شام [illegible] گھبرا کر صندوق [illegible] نظر آیا پڑھا [illegible] بڑے کام آیا اب [illegible] اس کا پڑھنا [illegible] بے چینیوں کو دور کر دیتا ہے -

[illegible] لگی [illegible] حسین نور [illegible] اصل حالات [illegible] اس کی سمجھ کا قصور [illegible] ساکن تو تھا وہاں [illegible] وہاں [illegible] - اور [illegible] کے نیچے [illegible] کو اب بالکل [illegible] مرض سے نجات [illegible] پندرہ دن سے بیماری نے بالکل عود نہیں کیا - جو کہ مسیح کا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اب میرا سارا خاندان [illegible] کیا ہے [illegible] کریم آیندہ بھی ثابت قدم رکھے -

جب ہم یہاں آئے تو سخت گرمی تھی مگر [illegible] خدا نے ہمارے ساتھ ہی ابر رحمت بھیج دیا جس سے [illegible] ٹھنڈک ہوگئی -

[illegible] نہیں [illegible] عمل [illegible] ہے - (راقمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی [illegible])

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(۱) میں مسماۃ راج بی بی اہلیہ [illegible] ساکن [illegible] تحصیل و ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ [illegible] کی ہوں - [illegible] ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی و رضامندی سے آج بتاریخ ۱۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - اور لکھ دیتی ہوں - کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر [illegible] ....

(۲) میں اقرار کرتی ہوں - کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع [illegible] کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں - اور ان کی مرید اور پیرو ہوں -

(۳) میں اقرار کرتی ہوں - کہ میں نے رسالہ الوصیت جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ [illegible] شائع ہوا ہے - تمام و کمال پڑھ لیا اور سن لیا - میں ان ہدایات کی جو اس میں درج ہیں - پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی پابند رہونگی - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی یا آیندہ شائع ہونگی - [illegible] تمام کی پابند ہونگی -

(۴) میری جائداد جو اسوقت [illegible] ہے - [illegible] پاس [illegible] میرے والدین نے [illegible] کیا ہوا ہے - اور کچھ میرے پاس زیور [illegible] میرے خاوند نے [illegible] میرا اسوقت [illegible] قبضہ [illegible] اور اس جائداد میں میرا [illegible] جائداد [illegible] قیمت [illegible] میری لغش [illegible] جائداد [illegible] شامل رہے [illegible] اسکی قیمت [illegible] - یا فروخت [illegible] اس وصیت کردہ جائداد [illegible] اعراض انجمن کو پورا کرے - غرض [illegible] ہر طرح سے اس [illegible] کردہ [illegible] میری [illegible] احمدی [illegible] جائداد [illegible] کوئی [illegible] میری جائداد [illegible]

کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

(۵) میں اقرار کرتی ہوں - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں - یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد یا سوا جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری وصیت ہے جس کا مفصل ذکر اس سے فقرہ ماسبق [illegible] وصیت میں کیا ہے - ایسی جائداد کی [illegible] وقتاً فوقتاً اطلاع دیتی رہونگی ....

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں - کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے -

(۷) میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں - کہ میری لغش قادیان میں دفن ہو یا کسی دوسری جگہ دفن ہو - ہر طرح میری یہ وصیت قائم رہے گی - فقط مورخہ ۱۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

جواہر چوکیدار ساکن پھڈال

گواہ شد

مولا بخش فارن سیکرٹری احمدیہ انجمن سیالکوٹ

العبد

راج بی بی اہلیہ اسماعیل ساکن پھڈال

گواہ شد

اسماعیل خاوند راج بی بی

گواہ شد

غلام حسین ولد غلام احمد ساکن کوٹلی ہرنرائن

گواہ شد

غلام احمد ولد محمد بخش ساکن کوٹلی ہرنرائن

گواہ شد

[illegible] ولد غلام احمد ساکن پھڈال

وصیت

(۱) منکہ [illegible] ولد محمد بخش قوم احمدی ساکن کوٹلی ہرنرائن [illegible] ضلع سیالکوٹ کا ہوں -

(۲) [illegible] ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر [illegible]

(۳) میں اقرار کرتا ہوں - کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے تمام دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں - اور ان کا مرید اور پیرو ہوں -

(۴) میں اقرار کرتا ہوں - کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ - دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے - تمام و کمال پڑھ لیا ہے - و سن لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں - پابند ہوں - اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہونگا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں - یا آیندہ شائع ہونگے -

میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایت و ضوابط قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے مقابلہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے -

(۴) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے - میرا گھر ہے - اور کچھ [illegible] چیزیں ہیں جس پر میرا اسوقت مالکانہ قبضہ ہے - اور اس جائداد میں کوئی شریک نہیں - میں آج کی تاریخ سے تمام جائداد کی متعلق یہ وصیت کرتا ہوں - کہ میری جائداد جو اسوقت جسکی قیمت یہ ہے [illegible] میری فوت ہو جانے کے بعد میرے تمام جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا - کہ میری تمام جائداد کو فروخت کرے - یا جیسا انجمن مناسب سمجھے کرے - غرض انجمن کو [illegible] اختیار ہے - اور انجمن میری تمام جائداد کی مالک ہے - میرے کسی وارث کو [illegible] میری جائداد سے کچھ تعلق نہیں - اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے - تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

(۵) میں اقرار کرتا ہوں - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد اور کوئی [illegible] بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں - یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد یا سوا [illegible] مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - ایسی جائداد [illegible] کے متعلق بھی یہ وصیت ہے - جس کا مفصل ذکر فقرہ ماسبق [illegible] وصیت میں کیا ہے - میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا -

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے - میں اگر قادیان میں دفن ہوں یا کسی دوسری جگہ دفن ہوں - ہر طرح میری یہ وصیت قائم رہے گی - فقط -

تحریر بتاریخ ۱۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

[illegible] اسماعیل [illegible] ساکن پھڈال [illegible]

گواہ شد

مولا بخش احمدی فارن سیکرٹری انجمن احمدیہ [illegible]

جملہ ڈاکٹر صاحبان و حکمائے ہندوستان توجہ فرماویں

ہنر شناس کو دکھلا ہنر کہ خوب ہے زر ٭ اگر کھلے ہے تو صراف کی نظر چڑھ کر

خدائے کریم ورحیم کی بے اندازہ فیاضی ہے کہ مجھ جیسا ہیچمدان کی ..... اللہ ناظرین اس عزت سے دیکھا جائے جس کی مثال ہندوستان جیسے ملک میں ملنا اگر ممکن نہیں تو قریبًا محال ضرور ہے اور یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

مفرح عنبری کو تیار کرکے جب اس بزرگ جماعت ڈاکٹران و حکمائے ہند کو توجہ دلائی گئی کہ یہ ایک بے نظیر و لاجواب دوائی آپ کے ملک میں تیار ہوتی ہے جس کا مقابلہ یورپ کی کوئی پیٹنٹ دوائی بھی جو تاحال اس غرض سے اس ملک میں آچکی ہیں نہیں کرسکیں اور نہیں کر سکتیں۔ تو اول اول جیسا کہ قاعدہ ہے۔ میری عرض پر کچھ زیادہ توجہ نہ کیگئی۔ لیکن رفتہ رفتہ جب ملک میں چاروں طرف مفرح عنبری کی شہرت ہوئی اور اس کے استعمال کرنیوالے خود مجسم اشتہار بنکر اس کے مفید کی حوصلہ افزائی کیلئے کمربستہ ہوگئے پبلک جلسوں میں بزرگ جماعت نے بھی توجہ مبذول فرمائی رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہندوستان بھر میں جو شہرت کا دقیقہ باقی رہ گیا تھا وہ اس قابل فخر جماعت کی طفیل اللہ کے فضل سے پورا ہوگیا اس بات کے کہنے میں ..... جرأت نہیں کرتا۔ اور نہ کر سکتا ہوں کہ خدا نخواستہ آپ میں ..... کو ایسی عمدہ دوائی بنانا آتا نہیں یا آپ جانتے نہیں جس حالت میں کہ خداوند کریم کی عنایت سے آپ ہر طرح لائق تعلیم یافتہ ڈاکٹری جماعت میں داخل ہیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں ممتاز ہیں۔ ہاں ساتھ ہی اس کے میں یہ بھی کہنے میں ..... کہ آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو۔ کیونکہ ہر ایک دانا معالج کو جس کا کام ہر وقت مریضوں کا علاج کرنا ہے۔ خواہ وہ اپنے وقت کا ارسطاطالیس۔ جالینوس یا بو علی سینا ہی کیوں نہ ہو ہمیشہ ہر ایک عمدہ چیز کی ضرورت ہے اور ہر ایک تعصب سے پاک دل طبیب کو اس کی تلاش بھی رہتی ہے چنانچہ بزرگان ذیل کا نہایت ادب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا اور جنہوں نے بڑی توجہ سے کام لیکر میری عرض کو جگہ دی۔ خود فائدہ اٹھایا جیسے فائدہ ہوا۔ اور مریضوں پر احسان کیا آئندہ کے لئے ایک اتحاد قائم ہوا اور جو ذاتی فائدے ہیں وہ علیحدہ۔ میرے پاس کافی الفاظ نہیں کہ اس مختصر میں ان کا شکریہ ادا کرسکوں۔ البتہ مکمل رپورٹ میں انشاء اللہ مفصل ذکر خیر کروں گا۔ یہاں صرف اسمائے گرامی ان پاک دل ہمعصروں کے شکریہ کے ساتھ عرض کرتا ہوں جو یہ ہیں:

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب انچارج میں ڈسپنسری نرسنگھ پور
جناب ڈاکٹر محمد رحمن پاپون ضلع مولین
جناب ڈاکٹر احمد علی صاحب۔ کمشنر ..... (نیواز)
جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب کمپنی ناگپور
جناب ڈاکٹر خانصاحب عبدالمجید خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ونگیٹ اسائلم ناگپور
جناب ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب ایلور ضلع گوداوری
جناب ڈاکٹر مول چند صاحب پنشنر ..... ستاری ضلع رائے پور
جناب ڈاکٹر محمد حیدر حسین صاحب حیدر صدر ڈسپنسری کھنڈوہ
جناب ..... صاحب خاص ریاست ریوان
جناب ڈاکٹر سری رام صاحب ..... ضلع الہ آباد
جناب ڈاکٹر عبداللہ خان صاحب پورنیہ بنگال
جناب ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب ضلع رانچی
جناب ڈاکٹر ..... سرکار چیریٹیبل ڈسپنسری راؤزن بنگال
جناب ڈاکٹر ..... امین الدین صاحب قریشی سی۔ ایم۔ ایس ..... ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب ..... ڈسپنسری ..... ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر خلیل الرحمن صاحب ایچ۔ ایس منڈلہ ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر عبدالفتاح ..... صاحب ایچ ناگپور
جناب ڈاکٹر چھوٹے لال صاحب ..... ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر کریم بخش صاحب ..... بنگال

جناب ڈاکٹر پنڈت ..... صاحب ویٹرنیری اسسٹنٹ ضلع ناگپور
جناب ڈاکٹر سید محمد ہادی صاحب امام باڑہ ڈسپنسری (ہوگلی)
جناب ڈاکٹر ..... سید اللہ ..... صاحب وکٹوریہ میڈیکل ہال سلطانپور بنگال
جناب ڈاکٹر ..... علی صاحب جامگاؤں ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر شیخ شیرازی صاحب ریاست کیر اگڈھ ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر ..... احمد ..... ایچ۔ ایس لواجی پور
جناب ڈاکٹر آغا حسین علی صاحب نیو میڈیکل ہال مانڈے
جناب ڈاکٹر سید احمد علی صاحب ایچ۔ ایس سیہونی مالوہ ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر محمد امام خانصاحب سینئر ہاسپٹل اسسٹنٹ جیل چاندہ
جناب ڈاکٹر ..... صاحب ایل ایس ..... سرسا
جناب ڈاکٹر ..... کنگ ..... شمالی لینڈ
جناب ڈاکٹر ..... فسٹ ..... شمالی گینٹ
جناب ڈاکٹر سراج الدین صاحب ریاست بستر ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر ..... چند صاحب رائل ہارٹ ضلع چاٹگام
جناب ..... حسین خانصاحب ضلع ساگر
جناب حکیم ..... سلطان حسین ..... لکھنوی ریاست کوٹہ
جناب حکیم سید احمد علی صاحب ..... بنگلور
جناب حکیم ..... خیر الدین صاحب ..... ریاست پٹیالہ
جناب حکیم محمد علی صاحب ریاست ..... پالن پور
جناب حکیم ..... سلطان صاحب ..... ضلع ..... ستنا

جناب حکیم محمد صدیق حسین صاحب جیلانی نجیب آباد
جناب حکیم محمد عزیز الرحمن صاحب ضلع باریسال
جناب حکیم عبداللطیف صاحب مانڈگاؤں ضلع ناسک
جناب حکیم حافظ سید عبدالکریم صاحب ضلع دیناجپور
جناب حکیم عبدالرزاق صاحب ضلع دیناجپور
جناب حکیم کرامت علی صاحب دھابی ضلع پورنیہ
جناب حکیم سید عبدالرحیم صاحب بلہاری۔ مدراس
جناب حکیم عبدالجلیل صاحب۔ لاہرپور ضلع سیتاپور
جناب حکیم امیر الحسن صاحب گگواڑہ ضلع پورنیہ
جناب حکیم کرامت حسین صاحب ضلع پورنیہ
جناب حکیم محمد سالار صاحب قاضی سرکار پور بگل
جناب حکیم ..... بخش ..... ٹولہ پورنیہ
جناب حکیم محمد عبدالمجید صاحب چھنگاؤں ضلع پورنیہ
جناب حکیم ..... خان صاحب ..... ضلع ..... بنگال
جناب حکیم حافظ لعنت علی صاحب ..... رنگون
جناب حکیم سید عبدالقیوم صاحب ..... سنگھ
جناب حکیم ناظم حسین صاحب ..... سرسا
جناب حکیم محمد مہدی حسین صاحب ..... سنگھ ..... دربھنگہ
جناب حکیم سید لیاقت حسین صاحب لواجی ....

آخرش مطلب ..... **مفرح عنبری** ..... بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں ..... کشتہ وغیرہ ..... ملایا ..... جانے میں زور ..... کہتا ہوں کہ آج کل کی قیمتی ..... مشہور ..... ادویات ..... خواہ ولایتی ..... اس کے مقابلہ میں آدھے ..... نتائج ..... حاصل نہیں کرسکتیں اب ہم ..... شوق سے .....

بھائیوں کا خادم حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مفرح دلکشا کارخانہ رفیق الصحت